159

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل
قادیان

اللہ اکبر

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ: الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۵

فی پرچہ ۱؎

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند عے

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳ عے

جلد ۲۱	مطابق ۳۱ اگست ۱۹۳۳ء	یوم پنجشنبہ	۸ جمادی الاوّل ۱۳۵۲ھ	نمبر ۲۷

فہرست مضامین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضروری اعلان

(تار بنام الفضل)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل تار برائے اشاعت ارسال فرمایا ہے:-

پالم پور ۲۹ اگست۔ سلسلہ کے کسی دشمن نے ایک کتاب "موتیوں کی لڑی" لکھی ہے۔ اور سلیمان احمدیہ دار الکتب قادیان کی طرف سے احمدیوں کو وی۔پی بھیج رہا ہے۔ نیز دھوکہ دینے والے خطوط ناظر صاحب دعوت و تبلیغ اور میرے لڑکے مرزا منور احمد کی طرف سے روانہ کر رہا ہے۔ ہر ایک احمدی کو یہ وی۔پی واپس کر دینا چاہیئے۔ اور ایسے خطوط مجھے ارسال کر دیئے جائیں۔

مدینۃ المسیح

پٹھان کوٹ۔ پالم پور ریلوے لائن چونکہ ایک مقام پر شکستہ ہو گئی تھی اور کئی دن تک ڈاک رُکی رہی۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۲۵ اگست کی ڈاکٹری اطلاع ۲۹ کو پہونچی۔ جو مظہر ہے کہ حضور کو اب بفضل خدا بخار سے آرام ہے۔ کھانسی اور نزلہ کی شکایت البتہ باقی ہے۔ جو ہوا کے زیادہ مرطوب ہونے کے باعث ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے پالم پور سے واپس تشریف لے آئی ہیں۔

صاحبزادہ میرزا مظفر احمد صاحب بی۔اے خلف حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ۳۰ اگست کو ۴ بجے کی گاڑی سے برائے تعلیم ولایت روانہ ہونے والے ہیں۔ مفصل آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ۔

درخواستِ دُعا

ا۔ بزرگانِ ملّت اور احبابِ کرام سے عاجزانہ عرض ہے۔ کہ اس عاجز کا فرزند عزیز ڈاکٹر غلام احمد۔ ولایت سے اعلےٰ ڈاکٹری امتحان پاس کر کے آیا ہے۔ اس کی ملازمت کیلئے کوشش ہو رہی ہے۔ مگر بوجہ گورنمنٹ کی مالی مشکلات۔ کے ملازمت کے حصُول میں بہت سی روکاوٹیں حائل ہیں براہِ کرم اس کیلئے نہایت درد دل اور خاص توجہ سے دعائیں فرمائیں۔ کہ مولا کریم اپنے فضل سے اسے کامیاب فرمائے۔ اور روکاوٹیں دُور فرمائے ؛۔

۲۔ یہ عاجز بھی بعض محکمانہ مشکلات میں ہے۔ اور دردمندانہ دعاؤں کے لئے عاجزانہ عرض کرتا ہے۔ بلللہ ضرور درد دل سے دعا فرمائیں؛

خاکسار نیاز محمد۔ سب انسپکٹر پولیس سندھ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری

کے متعلق

اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز انشاء اللہ تعالیٰ ۲ ستمبر ۱۹۳۳ء کی صبح کو پالم پور سے روانہ ہو کر اسی روز شام کو قادیان پہنچیں گے۔ اس لئے احباب ۳۰ راگست ۱۹۳۳ء کے بعد بجائے پالم پور کے پتہ پر حضور کے نام خط لکھنے کے قادیان کے پتہ پر خطوط لکھیں ؛۔

خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

الفضل کے وی پی

الفضل نمبر ۲۴ مورخہ ۲۴ راگست صفحہ گیارہ پر ان خریداران الفضل کی فہرست درج ہے جن کا چندہ ۱۶ راگست سے ۱۵ ستمبر تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے براہ مہربانی سالانہ یا ششماہی چندہ بذریعہ منی آرڈر یا دفتر محاسب ایسے وقت میں بھجوا دیں۔ کہ ۶ ستمبر تک ہمیں مل جائیں۔ ورنہ اس تاریخ کو الفضل وی پی کر دیا جائیگا۔ اور انکاری کرنے والوں کا اخبار تا وصُولی قیمت امانت میں رہیگا میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس موقعہ پر احباب تنگی و ترشی گوارا فرما کر وی پی وصول کر لیں گے۔ تاکہ خریداروں کی تعداد کم نہ ہو جائے ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وُہ توسیع اشاعت اخبار کے لئے جیسا کہ مسلسل عرض کیا جا رہا ہے۔ کوشش فرما کر عند اللہ ماجور ہو ؛۔ (منیجر الفضل)

تبلیغی رپورٹیں

مختلف مقامات پر تبلیغ احمدیت

جماعت احمدیہ کراچی کی تبلیغی رپورٹ

جناب اللہ داد صاحب سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ کراچی لکھتے ہیں:۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مقامی آریہ سماج کی طرف سے ایک ٹریکٹ بعنوان "قتل انسان پر وید و قرآن" تقسیم ہوا۔ جس کے جواب میں ہماری طرف سے ایک اشتہار بعنوان "کلام الرحمٰن" شائع کیا گیا۔ اسی طرح گزشتہ ماہ اپنی کانفرنس کے پروگرام میں انہوں نے سوالات کا جواب دینے کے لئے وقت رکھا تھا۔ لیکن جب ہم گئے۔ تو انہوں نے صرف دو منٹ دیئے۔ ہم نے صرف ۵ سوال ہی کئے تھے۔ کہ انہوں نے کہا۔ وقت ختم ہو گیا ہے۔ پھر انہی سوالات کو ایک ٹریکٹ کی صُورت میں شائع کر دیا۔ آریوں کے علاوہ عیسائی بھی زیر تبلیغ رہے بعض عیسائیوں نے خط و کتابت کی۔ مسلمانوں میں تبلیغ کے لئے انصار اللہ کا وفد دو مرتبہ گیا۔ پہلی مرتبہ برنس گارڈن میں جو ایک تفریح کی جگہ ہے۔ اور دُوسری مرتبہ سارے شہر کا دَورہ کیا۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے کئی لوگوں سے باتیں بھی ہوئیں۔ فلسطین کے ایک یہودی سے بھی بعض مسائل پر گفتگو ہُوئی۔ تبلیغی اجلاس ہفتہ وار جاری ہیں۔ حاضری کافی ہوتی ہے۔ بعض غیر احمدی احباب بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور اس طرح احباب جماعت کو تقریر کرنے کی مشق کرائی جاتی ہے۔ پچاس اصحاب مستقل طور پر زیر تبلیغ ہیں۔ امید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وُہ جلدی حق کو قبول کر لیں گے۔ چونکہ کراچی شہر بہت وسیع ہے۔ اس لئے تبلیغ کو وسعت دینے کے لئے اب ایک جدید سکیم تیار کی گئی ہے احباب دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نیک ارادوں میں کامیاب فرمائے

اندرون ہندمیں اجازت بیعت کے متعلق اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت عام اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضور کی طرف سے تمام ہندوستان میں کسی صاحب کو بھی بیعت لینے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر کسی جماعت کی طرف سے اس کے خلاف کوئی شکایت پہونچی۔ تو اس پر باز پرس کی جائے گی۔

خاکسار یوسف علی۔ پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

بنارس میں تبلیغ

خانصاحب عبد العلیم صاحب پریذیڈنٹ و سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بنارس لکھتے ہیں :۔

جب سے مولوی عبد المجید صاحب بی۔ اے مولوی فاضل دہلی سے بنارس تشریف لائے ہیں۔ مقامی جماعت کی تبلیغی سرگرمیاں نہایت وسعت اختیار کر رہی ہیں۔ آپ ایک تبلیغی وفد بنا کر شہر کے علماء کے پاس گئے۔ جس پر بعض نے تو گفتگو کرنے سے ہی انکار کر دیا۔ اور بعض نے کی۔ مولوی ابو القاسم صاحب سے جو چوٹی کے مناظر کہلاتے ہیں۔ وفات مسیح اور ختم نبوت پر گفتگو کرنا چاہی۔ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ آخر صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے مضمون پر رضامند ہُوئے۔ مگر جب گفتگو ہُوئی۔ تو لاجواب ہو کر کہنے لگے۔ میرے پاس وقت نہیں۔ آپ فلاں مولوی صاحب کے پاس جائیں۔ بعد ازاں مولوی محمد ابراہیم صاحب امام جامع مسجد بنارس سے عدم رجُوع ہونے کے [illegible] گفتگو ہُوئی ۱۹ راگست کو تبلیغی وفد ایک پادری صاحب کے مکان پر پہونچا۔ اور ان سے [illegible] گھنٹہ تک تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ ۲۰ راگست کو مولوی محمد یوسف صاحب [illegible] حضرت مسیح موعود۔ وفات مسیح ناصری [illegible] [illegible] ہماری طرف سے مولوی [illegible] مناظر تھے تینوں مناظروں میں [illegible] کے فضل سے نمایاں غلبہ حاصل ہُوا [illegible]

زمیندار جماعتیں توجہ فرمائیں

اکثر زمیندار جماعتوں کی طرف سے جو مرکزی چندہ آ رہا ہے۔ اس میں چندہ کشمیر کی رقم نہیں ہوتی۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد نہ صرف شہری جماعتوں کے لئے ہے۔ بلکہ زمیندار جماعتوں کے لئے بھی ہے۔ پس زمیندار جماعتوں کے کارکن خصُوصاً فنانشل سکرٹری۔ محاسب۔ اور محصل صاحبان چندہ کشمیر کے لئے خاص توجہ فرمائیں۔ اس کے علاوہ یہ التماس ہے۔ کہ احباب اپنی اپنی جگہ پر اُن مسلمانوں سے بھی جن کو تحریک کشمیر سے ہمدردی ہے اہل کشمیر کی مدد کے لئے چندہ وصول فرمائیں۔ والسلام

فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۸ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

"جمعیۃ العلماء دہلی" کے گلے میں کانگرسی پھندا

مسلمانان ہند کے لئے قابل غور اہم سوال

عُلما کہلانے والوں کا سیاسیات میں دخل

مذہبی لحاظ سے مُسلمانوں کی گمراہی اور بے دینی کا مُوجب تو وہ لوگ بن ہی چکے تھے۔ جو علماء کہلاتے اور دینی احکام و مسائل کو اپنی خواہشات کے مطابق ڈھالنے میں معروف رہتے ہیں۔ لیکن جب سے انہوں نے سیاسیات میں دخل دینا شروع کیا ہے۔ مُسلمانوں کو سیاسی لحاظ سے بہت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ان لوگوں کی ساری کوشش یہ ہے کہ ایک طرف تو حکومت کے متعلق بات بات پر مداخلت فی الدین کا شور مچا کر مُسلمانوں اور حکومت کے تعلقات خراب کرتے ہیں۔ اور دُوسری طرف کانگرس سے تائید حاصل کر کے ہندوستانی بن کر مسلمانوں کے گلے میں ہندوؤں کی غلامی کا طوق ڈال دیں۔ چنانچہ ۱۹۲۰ء سے لے کر جبکہ "جمعیۃ العلماء ہند" کے نام سے علماء کہلانے والوں نے سیاسیات میں مداخلت شروع کی۔ اس وقت تک کے حالات سے جماعت مذکورہ بالا دعوے کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے۔ اور غور و فکر کرنے والا کوئی انسان اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ کانگرس نے حکومت کے نظام کو درہم برہم کرنے۔ قوانین ملکی کو توڑنے۔ اور ملک میں بے امنی و بے چینی پیدا کرنے کے لئے جو طریق بھی اختیار کیا۔ "جمعیۃ العلماء" والوں نے نہ صرف اس کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ بلکہ یہ ستم بھی کیا۔ کہ اس کے جواز کے دلائل قرآن و احادیث سے پیش کرنے شروع کر دیئے۔ اور ان لوگوں کو جنہیں اس بارے میں ان سے اتفاق نہ تھا۔ اور جو ان کے دلائل کو نہایت مضحکہ خیز اور اسلام کے ساتھ استہزا سمجھتے تھے۔ کافر اور خارج از اسلام قرار دینے سے بھی دریغ نہ کیا۔

"جمعیۃ العلماء" اور بدیشی کپڑے کی دوکانوں پر پکٹنگ

جب کانگرس نے بدیشی کپڑے کی دوکانوں پر پکٹنگ کرنے کا حکم دیا۔ تو جمعیۃ العلماء والوں نے یہ فتویٰ جاری کر دیا۔ کہ بدیشی کپڑا ناپاک ہے۔ نہ اسے خود پہنو۔ اور نہ کسی کو پہننے دو۔ بدیشی کپڑا فروخت کرنے والی دوکانوں پر پہرے بٹھا دو۔ اور کسی کو کپڑا نہ خریدنے دو۔ ایسا کرتے ہوئے اگر تمہیں گرفتار کر لیا جائے۔ اور جیل میں بھیج دیا جائے۔ تو اسے اپنے لئے سعادتِ دارین سمجھو۔ اور خوشی خوشی جیل میں چلے جاؤ۔ جو مُسلمان ایسا نہیں کریں گے۔ وہ مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں۔ کیونکہ وہ محارب کفار سے تعاون اور موالات کرنے والے ہیں۔

جمعیۃ العلماء اور شراب کی دوکانوں پر پکٹنگ

اسی طرح جب کانگرس نے شراب کی دوکانوں پر پکٹنگ کرنے کا اعلان کیا۔ تو "جمعیۃ العلماء" والوں کو بھی یہ معلوم ہوا۔ کہ دراصل یہ فرض تو مسلمانوں کا ہی ہے۔ کہ شراب نوشی بند کر دیں۔ کیونکہ قرآن میں شراب کے متعلق رجسٌ من عمل الشیطٰن آیا ہے ایسی صاف اور کھلی آیت کے ہوتے ہوئے کس طرح ممکن ہے۔ کہ ایک مسلمان یہ دیکھتا ہوا خاموش رہے۔ کہ بازار میں کھلے بندوں شراب بک رہی ہے۔ اور لوگ کھلم کھلا خرید رہے۔ اور نہایت بے باکی کے ساتھ پی رہے ہیں۔ ہر مُسلمان کا مذہبی فرض ہے۔ کہ نہ کسی کو شراب فروخت کرنے کا موقعہ دے۔ اور نہ کسی کو خریدنے کا۔ پس شراب کی دوکانوں پر پکٹنگ لگوانا کانگرس کی بجائے جمعیۃ العلماء کا۔ اور ہندوؤں کی بجائے مُسلمانوں کا کام ہے۔ اور جمعیۃ العلماء اس وقت تک اس سے دست بردار نہ ہوگی۔ جب تک سرزمین ہند سے اس بُرائی کا کلیۃً استیصال نہ کرے۔

اس بات سے قطع نظر کرتے ہوئے کہ زنا وغیرہ دُوسری برائیوں کے کھلم کھلا ارتکاب کی طرف کوئی توجہ نہ کرتے ہوئے۔ اور فاحشہ عورتوں کے متعلق کامل خموشی اختیار کرتے ہوئے "جمعیۃ العلماء" نے شراب کی دوکانوں کے خلاف جہاد کو اس قدر ضروری کیوں قرار دیا۔ عجیب بات یہ ہے۔ کہ جب کانگرس نے شراب کی دوکانوں پر پکٹنگ کرنا بند کر دیا۔ تو جمعیۃ العلماء والے بھی اس سے دست بردار ہو گئے اور اس بارے میں جس قدر اعلانات انہوں نے کئے تھے سب نظر انداز کر کے رکھ دیا۔

"جمعیۃ العلماء" اور قانون نمک کی خلاف ورزی

پھر جب گاندھی جی نے قانون نمک کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نمک سازی کی مہم شروع کی۔ تو جمعیۃ العلماء کو یہ یاد آ گیا۔ کہ اسلام نے آج سے تیرہ سو سال قبل یہ حکم دیا تھا۔ کہ نمک پر کسی قسم کی پابندی عائد کرنا یا اس پر کوئی محصول لگانا کسی حکومت کے لئے جائز نہیں ہے۔ اور جو حکومت ایسا کرتی ہے۔ اس کے اس قانون کی خلاف ورزی کرنا ہر مُسلمان کا فرض ہے۔ اس طرح مسلمانوں کو قانون نمک کی خلاف ورزی کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن جب گاندھی جی کی یہ مہم بھی ناکامی پر ختم ہو گئی۔ تو جمعیۃ العلماء والے بھی اس سے دست بردار ہو گئے۔ اور نمک کے متعلق حکومت کی پابندیوں کو پہلے کی طرح بخوشی برداشت کرنے لگے۔

"الجمعیۃ" میں سول نافرمانی ترک کرنے کی مخالفت

غرض ہر وہ تحریک جو کانگرس نے ملک میں ابتری پیدا کرنے کے لئے شروع کی "جمعیۃ العلماء" والوں نے آگے بڑھ کر اسے اسلام کا حکم اور مسلمانوں کا فرض قرار دینے کی کوشش کی۔ اور ان مسلمانوں کو جو ان کے پھندے میں پھنس گئے۔ مصائب اور آلام میں مبتلا کرتے رہے۔ آخر جب سول نافرمانی کی تحریک کو ہر پہلو سے ناکامی حاصل ہوئی۔ وہی لوگ جو اس کے دلدادہ تھے۔ اس کے خلاف آواز بلند کرنے لگے۔ اور یہ سوال پیدا ہوا۔ کہ اسے ترک کر دیا جائے تو "جمعیۃ العلماء" والوں نے اس بات کی سخت مخالفت کی۔ چنانچہ "جمعیۃ العلماء" کے آرگن "الجمعیۃ" (۵۔ جولائی ۱۹۳۳ء) نے پونا کانفرنس کے متعلق جس میں سول نافرمانی کو ترک کرنے کا سوال پیش ہونے کا خیال تھا۔ لکھا:-

مخالفت کے وجوہات

"پونا کانفرنس کو خواہ وہ کتنی ہی نمائندہ اور وسیع کیوں نہ ہو اس کا ہرگز حق نہیں ہوگا۔ کہ وہ کانگرس کی آئندہ پالیسی یا اس کے پروگرام کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ کر دے۔ اس لئے یہ خیال کرنا ہی غلط ہے۔ کہ اس کانفرنس میں سول نافرمانی کو جاری رکھنے یا اس کو بالکل بند کر دینے کے بارے میں کوئی آخری بات قرار پا سکتی ہے"۔

"کانگرس کی پالیسی میں تبدیلی تو صرف اسی طرح ہو سکتی ہے کہ ملکی حقوق کے متعلق حکومت بھی اپنے آئندہ رویہ میں تبدیلی کا وعدہ کرے۔ اور اپنی نیک نیتی کا ثبوت پیش کر کے اہلِ ملک کو آخری اور انتہائی ذرائع استعمال کرنے سے روکے۔ سول نافرمانی ہمیشہ مایوسی کی حالت میں کی جاتی ہے۔ اگر امید باقی ہو۔ تو پھر سول نافرمانی کیوں کی جائے۔ اس لئے کانگرس پر جو آئینی پابندیاں عائد ہیں۔ ان کو

اٹھا لینے کے بعد دوسری چیز یہ ہوگی کہ حکومت ملکی حقوق کے متعلق بھی کانگرس کو ایک نہ ایک حد تک مطمئن کرے۔ اور ملک میں اپنی طرف سے اعتماد پیدا کرنے کی کوشش کرے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جب تک تشدد کی یہی حالت جاری رہے گی۔ جو اس وقت ہے۔ اور باشندگان ملک کے ابتدائی حقوق کو بھی اسی طرح پامال کیا جاتا رہیگا۔ اس وقت تک تو یہ امر ناممکن ہے۔ کہ گاندھی جی یا کوئی دوسرا کانگرسی لیڈر ہر قسم کے جارحانہ اور مدافعانہ اقدام (سول نافرمانی) کو ترک دینے کا قطعی مشورہ دیدے گا"

"ایک بات اور بھی ہے۔ جو اخلاقی حیثیت سے نہایت اہم ہے گاندھی جی یا دوسرے کانگرسی زعماء جو اس وقت جیل سے باہر ہیں۔ ایک ایسی تحریک (سول نافرمانی) کو واپس لینے سے قبل جس میں ملک کے ہزاروں باشندوں نے حصہ لے کر قربانیاں پیش کی ہیں۔ اور جس کے باعث آج بھی ہزاروں ہندوستانی جیلوں میں ہیں۔ متعدد بار تامل کریں گے۔ اور جب تک انہیں اس کا اطمینان نہ ہو جائیگا کہ ان کے رفقاء کار میں سے کوئی ایک فرد بھی جیل میں نہ رہیگا۔ اس وقت تک وہ کانگرس کو یہ مشورہ نہیں دیں گے۔ کہ وہ اتنی وسیع تحریک کو واپس لے لے"۔

گویا "جمعیۃ العلماء" کے نزدیک سول نافرمانی کی تحریک واپس لینے کا سوال ہی اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ جب تک (۱) حکومت کانگرس کی ورکنگ کمیٹی سے پابندیاں اٹھا کر اسے اس سوال پر غور کرنے کے قابل نہ بنا دے۔ (۲) حکومت اپنے سابقہ رویہ میں تبدیلی کا وعدہ کر کے ملکی حقوق کے متعلق کانگرس کو مطمئن نہ کرے۔ اور (۳) تمام ان قیدیوں کو رہا نہ کر دے۔ جو سول نافرمانی کی تحریک پر عمل کر کے جیلوں میں مقید ہیں۔

گاندھی جی کی مطلق العنانی پر اظہار خوشی

آخر جب پونا میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ اور اس میں محض گاندھی جی کی مطلق العنانی کی وجہ سے سول نافرمانی کی تحریک کو ترک کر دینے کی تجویز منظور نہ ہو سکی۔ تو "الجمعیۃ" (۱۹ جولائی) نے اس پر بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا۔

"ابتداءً میں جو بیانات آئے۔ ان سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ سول نافرمانی کی غیر مشروط واپسی کے حق میں بہت بڑی اکثریت ہے۔ اور مختلف صوبوں سے جو کانگرسی زعماء اور کارکن آئے۔ وہ زیادہ تر یہی چاہتے تھے۔ کہ تحریک کو بحالات موجودہ واپس لے لیا جائے۔ اور حکومت سے کوئی واسطہ نہ رکھا جائے۔ مگر اس رائے کے خلاف گاندھی جی کے نقطۂ نگاہ کی معقولیت۔ اور ان کے پیش کردہ دلائل کی آخری کامیابی۔ اور پنڈت مالویہ جیسے راہنماؤں کی حمایت سے یہ امر ثابت ہو گیا ہے۔ کہ گاندھی جی کو اس وقت بھی کانگرس پر وہی اقتدار حاصل ہے۔ جو جیل جانے سے قبل تھا۔ اور کانگرسی طبقہ اب بھی ان کی دانشمندی اور ان کے تدبر کا معترف ہے۔ اور ان کی قیادت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے"۔

سول نافرمانی اور جمعیۃ العلماء

"الجمعیۃ" نے گاندھی جی کے تدبر اور دانشمندی کا راگ اس زور کے ساتھ اس لئے گایا۔ کہ انہوں نے سول نافرمانی کو ترک کر دینے کی تجویز منظور نہ ہونے دی۔ لیکن انہی گاندھی جی نے جب مسٹر اینے صدر کانگرس کے ذریعہ اجتماعی سول نافرمانی کو واپس لے لیا۔ اور "الجمعیۃ" (۲۸ جولائی) کو یہ تسلیم کرنا پڑا۔ کہ "اجتماعی سول نافرمانی کے پروگرام کو جس پر تقریباً ڈیڑھ سال سے عمل ہو رہا تھا۔ اور جس کے مطابق ہزارہا ہندوستانی جیلوں میں گئے تھے۔ واپس لے لیا۔ اور تمام کانگرس کمیٹیوں کو توڑ دیا حتے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی بھی جسے حکومت نے خلاف آئین قرار نہیں دیا تھا۔ توڑ دی گئی۔ اور کانگرس کا کوئی نظام باقی نہیں رکھا گیا"۔ تو "جمعیۃ العلماء" کے لئے بھی فرض ہو گیا۔ کہ ان تمام وجوہات کو نظر انداز کر کے جو اس کے نزدیک سول نافرمانی کو جاری رکھنے کے لئے ضروری تھے۔ اور جنہیں اس کے خیال میں کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔ سول نافرمانی کو ترک کر دے۔ چنانچہ "جمعیۃ العلماء" نے مراد آباد میں ۱۹ - تا ۲۱ اگست جلسہ منعقد کر کے سول نافرمانی سے دست برداری کا اعلان کر دیا۔ اور جمعیۃ العلماء کا آرگن "الجمعیۃ" ہمہ تن اس طریق عمل کی حمایت کرنے کے لئے وقف ہو گیا۔ چنانچہ اس نے اپنے ۴ اگست کے پرچہ میں لکھا۔

"الجمعیۃ" سول نافرمانی ترک کرنے کی حمایت میں

"جہاں تک سول نافرمانی کے گذشتہ پروگرام کو جس پر ڈیڑھ سال سے عمل ہو رہا تھا۔ ملتوی کر دینے کا تعلق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ مجلس عاملہ کا یہ فیصلہ مقتضیات احوال و ضروریات قومی کے عین مطابق ہے۔ اور مجلس نے اس معاملہ میں نہایت دور اندیشی۔ اور غور و تدبر سے کام لیا ہے۔ اور اپنی آزادروی اور تعمق نظر کا پورا ثبوت بہم پہونچایا ہے۔ ہر باخبر شخص جانتا ہے۔ کہ حالات بدل چکے ہیں۔ اور اوائل ۱۹۳۲ء میں ہندوستان کا جو ماحول تھا۔ اور جس کی موجودگی میں مسلمانان ہند پر جو مخصوص ذمہ داریاں عائد ہوتی تھیں۔ وہ اب باقی نہیں رہی ہیں۔ اس لئے جو حکم اوائل ۱۹۳۲ء کے حالات پر لگایا جا سکتا تھا۔ وہ اواخر ۱۹۳۲ء کے حالات پر نہیں لگایا جا سکتا۔ ایک ایسی جماعت کے لئے جو کسی قوم کی سیاسی رہنمائی کر رہی ہو۔ نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ لمحہ بہ لمحہ منقلب ہونے والے حالات پر نظر رکھے۔ اور جن حالات میں اپنی قوم کے لئے جو بہترین راہ عمل ہو۔ وہی پیش کرے اس وقت جمعیۃ کی مجلس عاملہ نے جو طریق عمل اختیار کیا ہے۔ وہ اس اصول کے ماتحت بالکل صحیح ہے۔ اور اس طریق عمل نے جمعیۃ علماء کی پوزیشن ایک سیاسی جماعت کی حیثیت سے بہت بلند کر دی ہے"۔

سول نافرمانی کو ترک کرنا کیوں ضروری ہو گیا

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ سول نافرمانی کو ترک کرنے کا فیصلہ جو "الجمعیۃ" کے نزدیک سیاسی اور اخلاقی لحاظ سے قطعاً ناقابل قبول تھا اس وقت نہایت دور اندیشی اور فہم و تدبر پر مبنی قرار پا گیا۔ جب مسٹر اینے صدر کانگرس کے اعلان کے مطابق بالفاظ "الجمعیۃ" (۲۸ جولائی) "وہ تمام سرگرمیاں جن سے اجتماعی سول نافرمانی کی تحریک عبارت تھی۔ قطعاً بند ہو گئیں"۔ اسی طرح مسٹر اینے کے اعلان سے قبل ہندوستان کا جو ماحول "الجمعیۃ" پیش کر کے سول نافرمانی کو ملتوی نہ کرنا ضروری بتا رہا تھا۔ اس اعلان کے بعد فوراً بدل گیا۔ اور اس کے نزدیک بالکل صحیح طریق عمل سول نافرمانی کو ترک کر دینا ہو گیا۔

"جمعیۃ العلماء" کانگرس کی غلامی میں

ان حالات کی موجودگی میں کیا اس میں شک و شبہ کی ذرا بھی گنجائش باقی رہتی ہے۔ کہ "جمعیۃ العلماء" نے جو مسلمانان ہند کی سیاسی راہ نمائی کی دعویدار ہے۔ اپنی عقل و سمجھ۔ اپنا فہم و تدبر اور اپنی حرکات و سکنات کانگرس کے پاس رہن رکھ دی ہیں۔ وہ جسد بے روح سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ وہ ہر بات کو کانگرس اور گاندھی جی کی نظر سے دیکھتی ہے۔ ان کے کانوں سے سنتی ہے اور ان کی زبان سے بولتی ہے۔ اور اس طرح نہ صرف خود کانگرس کی غلامی کا پھندا اپنی گردن میں ڈال چکی ہے۔ بلکہ اس کی یہ بھی کوشش ہے کہ تمام مسلمانوں کو اسی لعنت میں گرفتار کر دے۔

مسلمانان ہند کا فرض

ایسی صورت میں اس نام نہاد "جمعیۃ العلماء" کے متعلق مسلمانان ہند کا جو فرض ہے۔ اس کے بارے میں ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ بے شک مسلمانان ہند کے بہت بڑے طبقہ کی نگاہ میں اس جمعیۃ کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ اور وہ اس کی کسی بات کو ذرہ بھر بھی وقعت دینے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ لوگ جو ان علماء کے چکمہ میں آجاتے ہیں۔ اور اپنے آپ اور ملت اسلامیہ کو نقصان پہونچانے کا موجب بنتے ہیں۔ ان کو بھی ان کے پھندے سے بچا لیا جائے۔

محکمہ ڈاک کی آمدنی میں کمی

حکومت نے جب ڈاکخانہ کے محصولات میں اضافہ در اضافہ کرنا چاہا تو ہر طرف سے آواز اٹھائی گئی۔ کہ یہ طریق عمل ہرگز مفید ثابت نہ ہوگا۔ کیونکہ محصول کی زیادتی کی وجہ سے خط و کتابت اور رسل و رسائل میں کمی واقع ہو جائے گی۔ جب اسمبلی میں اضافۂ محصول کی تجویز پیش ہوئی تو وہاں بھی مسترد کر دی گئی۔ لیکن وائسرائے نے اپنے خاص اختیارات کے ماتحت اسے منظور کر لیا۔ اب پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سامنے تقریر کرتے ہوئے ڈائرکٹر جنرل محکمہ ڈاک و تار نے بتایا۔ کہ "سال ۳۲-۱۹۳۱ء کے مقابلہ میں امسال ۱۳ - لاکھ روپے کی آمدنی کم ہوئی ہے"۔

اس کمی کی وجہ یقیناً اضافۂ محصول ہی ہے۔ اب بھی حکومت اگر اسے کم کر دے۔ تو ڈاکخانہ کے کاروبار میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اور اس طرح یقیناً

احمدیت کے خلاف سیاست کا سلسلہ مضامین

۵

سیّد حبیب صاحب کی تیسری دلیل کی حقیقت

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان تمام دعاوی پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ جنہیں سید صاحب نے قابلِ اعتراض ٹھہرا کر ان پر نکتہ چینی کی ہے۔

آپ نے سب سے پہلے "اللہ تعالےٰ ہونے کا دعوےٰ" کے عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام کے صفحہ ۵۶۴ کی مندرجہ ذیل عبارت پیش کی ہے۔

"رأیتنی فی المنام عین اللہ و تیقنت اننی ھو۔ ۔ ۔ فخلقت السموات والارض ۔ ۔ ۔ وقلت انا زینا السماء بمصابیح۔ ترجمہ میں نے نیند میں خود کو ہو بہو اللہ دیکھا۔ اور مجھے یقین ہو گیا۔ کہ میں وہی اللہ ہوں۔ پس میں نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا۔ اور کہا کہ ہم نے آسمان کو ستاروں سے سجایا" (فقط بجم)

ایک کشف پر بے جا اعتراض

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ بالا عبارت سے اگر ایک عامی اور جاہل یہ استدلال کرتا۔ کہ اس میں حضور نے "اللہ تعالےٰ ہونے کا دعوےٰ" کیا ہے۔ تو میں اسے ایک حد تک معذور خیال کرتا۔ مگر سید صاحب جیسے لکھے پڑھے انسان کی طرف سے یہ اعتراض نہایت مایوس کن ہے۔ پھر اگر سید صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی عبارت کا صحیح اردو ترجمہ نہ لکھ دیتے۔ تو میں یہ سمجھتا۔ کہ شاید آپ عربی عبارت کے مفہوم پر پوری طرح غور نہ فرما سکے۔ اور اس وجہ سے آپ نے اعتراض کر دیا۔ مگر اب میں حیران ہوں۔ کہ ان کے لئے اعتراض کرنے کا کیا عذر تلاش کروں۔ کیونکہ جو ترجمہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت کا کیا ہے اس میں صاف طور پر "کشف" اور "رویا" کا ذکر موجود ہے۔ اور کشف کو ظاہر پر محمول کرنا قرین دانشمندی نہیں۔ کیونکہ کشف ہمیشہ تعبیر طلب ہوتا ہے۔ پس اگر سید صاحب کو اس کشف پر اعتراض کرنا ہی تھا۔ تو اس کی تعبیر معلوم کر کے اس پر اعتراض کرتے۔ نہ کہ کشف کے الفاظ کو ظاہر پر محمول کر کے بنائے اعتراض بنا لیتے

کشف کی تعبیر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کشف کی خود تعبیر بیان کی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں "وما نعنی بھذہ الواقعۃ کما یُعنی فی کتب اصحاب وحدۃ الوجود وما نعنی بذالک ما ھو مذھب الحلولیین بل ھذہ الواقعۃ توافق حدیث النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اعنی بذالک حدیث البخاری فی بیان مرتبۃ قرب النوافل لعباد اللہ الصالحین (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۶)

یعنی میں اس خواب سے یہ مراد نہیں لیتا۔ کہ میں خود خدا ہوں۔ جیسے وحدۃ الوجودیوں کا عقیدہ ہے۔ اور نہ ہی حلولیوں کی طرح یہ کہ خدا مجھ میں حلول کر آیا۔ بلکہ اس سے مراد وہی ہے جو بخاری شریف کی اس حدیث سے ہے۔ جس میں نوافل سے صلحا کے مرتبہ کی ترقی کا بیان ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ میرا بندہ نوافل سے میرے قریب ہوتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ مجھ سے اتنا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ کہ میں اس کے کان بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ دیکھتا ہے اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ چلتا ہے۔ (بخاری باب التواضع جلد ۴)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشف میں اس مرتبہ کے حصول کا ذکر ہے۔ جس کی بشارت اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ امت محمدیہ کے کامل افراد کو دی۔ لہٰذا اگر سید صاحب کو اس کشف پر اعتراض ہے۔ تو اس کے یہ معنی ہوئے۔ کہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اعتراض کر رہے ہیں۔ کاش سید صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب کا خود مطالعہ فرماتے۔ اور "سرگزشت ارتیت" کے مصنف کی گمراہ کن تحقیق پر انحصار رکھتے ہوئے اعتراض کرنے نہ بیٹھ جاتے۔

علم تعبیر اور کشف حضرت مسیح موعودؑ

علاوہ ازیں تعبیر کی کتابوں میں بھی اس کشف کی تعبیر کو نہ صرف یہ کہ قابل اعتراض نہیں ٹھہرایا گیا۔ بلکہ اس کی نہایت اعلےٰ تعبیر بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ تعطیر الانام میں جسے علم تعبیر الرویا میں خاص قبولیت اور شہرت حاصل ہے۔ لکھا ہے۔ "من رأی فی المنام انہ صار سبحانہٗ وتعالےٰ فسوف یھدی الی الصراط المستقیم" یعنے جو خواب میں یہ دیکھے کہ وہ خدا ہو گیا ہے۔ تو اس کی تعبیر یہ ہوگی۔ کہ خدا تعالیٰ اسے ہدایت کی منزل مقصود تک پہنچا دیگا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ کشف میں انسان اپنے آپ کو خدا دیکھ سکتا ہے۔ اور یہ کشف کسی اعلےٰ درجہ کے انسان کو ہی دکھایا جاتا ہے۔ اس پر اعتراض کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔

خدا تعالیٰ کی ہستی اور حضرت مسیح موعودؑ

پھر یہ امر بھی قابلِ غور ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بقول سید صاحب خدائی کا دعوےٰ کیا تھا۔ تو ضروری تھا۔ کہ حضورؑ دوسرے مدعیانِ الوہیت کی طرح خدا کی ہستی کے منکر ہوتے۔ اور اپنے معتقدین کو بھی خدا تعالےٰ کی ہستی کے انکار کی تلقین کرتے۔ مگر اس کے برعکس ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ حضور کی کتابوں میں بار بار خدا تعالےٰ کی ہستی پر ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اس کے منکرین کے دلائل کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔ اور اپنی جماعت کو پر زور الفاظ میں اس وحدہٗ لا شریک ہستی پر ایمان لانے کی تلقین کی گئی ہے۔ چنانچہ حضور کشتی نوح ص۱۳ میں فرماتے ہیں۔

"تمام دنیا کا وہی خدا ہے۔ جس نے میرے اوپر وحی نازل کی۔ جس نے میرے لئے زبردست نشان دکھائے۔ جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے"

پھر خدا تعالےٰ کی عبادت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اسی وقت میری جماعت میں شامل کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقوےٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالےٰ کو دیکھتے ہو" (کشتی نوح ص۱۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس قسم کی محکم عبارات کی موجودگی میں آنکھیں بند کر کے یہ کہہ دینا۔ کہ آپ نے خدائی کا دعوےٰ کیا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ آریہ اور عیسائی قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کلمات سے شرک کی تعلیم ثابت کرنے ہیں

یا یہ کہ بعض آیات مثلاً وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی اور ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم وغیرہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی طرف دعوئے الوہیت منسوب کرتے ہیں ؛

الہام انت منی بمنزلۃ اولادی پر اعتراض

دوسرے نمبر پر سید صاحب "اللہ تعالےٰ کے فرزند ہونے کا دعوئے" کے عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات انت منی بمنزلۃ اولادی اور انت منی بمنزلۃ ولدی کو (یعنے تو مجھ سے بمنزلہ میرے بیٹوں کے ہے) پیش کرکے لکھتے ہیں :-

" اب ناظرین کرام خود انصاف کریں۔ کہ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد پر ایمان رکھنے والا ان دعاوی کو کیسے صحیح تسلیم کر سکتا ہے۔ مسیحی بھی تو یہی کہتے ہیں کہ مسیح خدا کا بیٹا یوں نہیں۔ جیسے ہم انسان اپنے باپ کے نطفہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ بلکہ وہ خدا کے بیٹے اور اس کی اولاد کی جگہ ہے۔ معاذ اللہ"

اس دعوے کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرنے میں بھی سید صاحب نے وہی غلطی کی ہے۔ جو خدائی کا دعوے منسوب کرنے میں کی تھی۔ یعنی آپ نے اس تشریح کو مدنظر نہیں رکھا۔ جو خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الہامات کی بیان فرمائی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی بیان کردہ تشریح

حضور فرماتے ہیں :-

"خدا میں فانی ہونے والے اطفال اللہ کہلاتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں۔ کہ وہ خدا کے درحقیقت بیٹے ہیں۔ کیونکہ یہ تو کلمۂ کفر ہے اور خدا بیٹوں سے پاک ہے۔ بلکہ اس لئے استعارہ کے رنگ میں وہ بیٹے کہلاتے ہیں۔ کہ وہ بچہ کی طرح دلی جوش سے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اسی مرتبہ کی طرف قرآن شریف میں اشارہ کرکے فرمایا گیا ہے۔ فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم او اشد ذکراً یعنے خدا کو ایسی محبت اور دلی جوش سے یاد کرو۔ جیسا کہ بچہ اپنے باپ کو یاد کرتا ہے۔ اسی بنا پر ہر ایک قوم کی کتابوں میں اب یا پتا کے نام سے خدا کو پکارا گیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کو استعارہ کے رنگ میں ماں سے بھی ایک مشابہت ہے۔ اور وہ یہ کہ جیسے ماں اپنے پیٹ میں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے۔ ایسا ہی خدا تعالےٰ کے پیارے بندے خدا کی محبت کی گود میں پرورش پاتے ہیں۔ اور ایک گندی فطرت سے ایک پاک جسم انہیں ملتا ہے۔ سو اولیاء کو جو صوفی اطفالِ حق کہتے ہیں۔ یہ صرف استعارہ ہے۔ ورنہ خدا اطفال سے پاک اور لم یلد ولم یولد ہے" ؛

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۴)

اسی طرح دافع البلاء کے صفحہ ۶ پر تحریر فرماتے ہیں :-

" یاد رہے۔ خدا تعالےٰ بیٹوں سے پاک ہے۔ نہ اس کا کوئی شریک ہے۔ اور نہ بیٹا ہے۔ اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ یہ کہے۔ کہ میں خدا ہوں۔ یا خدا کا بیٹا ہوں۔ لیکن یہ فقرہ (انت منی بمنزلۃ اولادی) اس جگہ قبیل استعارہ اور مجاز سے ہے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ید اللہ فوق ایدیھم - - - - - - اور میری نسبت بینات سے یہ الہام ہے۔ جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ انما الٰھکم الٰہ واحد"

مذکورہ بالا تحریرات کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقیدہ کے متعلق کوئی الہام کا پہلو باقی نہیں رہ جاتا۔ پھر سید صاحب کو کیا حق ہے۔ کہ وہ خواہ مخواہ حضور کی طرف ایسا عقیدہ منسوب کریں۔ جس سے بار بار آپ نے انکار کیا

الہامات زیر بحث کا مطلب

درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں حضور کو خدا تعالےٰ نے بمنزلۃ ولدی سے یاد فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جسکو عیسائی لوگ میرا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ تو اس کے مرتبہ پر ہے یعنی اس کا مثیل ہے۔ اور اس صورت میں ولد کی نسبت خدا تعالےٰ کی طرف نصارےٰ کے اعتقاد کی رو سے ہوگی۔ اور یہ تاویل خارج از جواد نہیں۔ کیونکہ اسی رنگ میں قرآن مجید میں آیا ہے یوم ینادیھم این شرکاءی قالوا اٰذنّٰک ما منا من شھید (حٰم السجدہ ع ۶) یعنے قیامت کے روز خدا تعالےٰ مشرکین کو بلا کر پوچھے گا۔ بتاؤ میرے شریک کہاں ہیں وہ جواب دیں گے۔ ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہم میں سے کوئی گواہ نہیں۔ اس آیت میں شرکاء کو خدا تعالےٰ نے اپنی طرف نسبت دی ہے۔ لیکن نہ بطور واقعہ اور حقیقت نفس الامری کے۔ بلکہ مشرکین کے اعتقاد کی رو سے خدا تعالےٰ کی مراد "میرے شریک" سے یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جن کو تم میرے شریک ٹھہراتے تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام میں فرمایا۔ تو بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے یعنی جسکو عیسائی میرا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ تو اس کے مقام پر اور اس کا مثیل ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود تحریر فرماتے ہیں:" خدا تعالےٰ بیٹوں سے پاک ہے اور یہ کلمہ (انت منی بمنزلۃ ولدی) بطور استعارہ کے ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں ایسے ایسے الفاظ سے نادان عیسائیوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا ٹھہرا رکھا ہے۔ اس لئے مصلحت الٰہی نے یہ چاہا۔ کہ اس سے بڑھ کر الفاظ اس عاجز کے لئے استعمال کرے۔ تا عیسائیوں کی آنکھیں کھلیں۔ اور وہ سمجھیں۔ کہ وہ الفاظ جن سے مسیح کو خدا بناتے ہیں۔ اس امت میں بھی ایک ہے جس کی نسبت اس سے بڑھ کر ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں

(حاشیہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶)

اطفال اللہ کا استعارہ

گو تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۴ کے حوالہ سے یہ ظاہر ہو چکا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم یعنے یاد کرو اللہ کو جیسے تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو۔ کا محاورہ استعمال کرکے خدا کو باپ سے تشبیہ دی ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے الفاظ پر شرعاً کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ تاہم مزید وضاحت کے لئے یہ ذکر کرنا ضروری ہے۔ کہ اولیاء اللہ کو عام طور پر استعارہ کے رنگ میں اطفال اللہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مولانا روم مثنوی دفتر سوم میں فرماتے ہیں۔

اولیاء اطفال حق اند اے پسر
در حضور و غیبت آگاہ باخبر

غائبے مندیش از نقصانِ شاں
کو کشد کیں از برائے جانِ شاں

گفت اطفالِ من اند ایں اولیاء
در غریبی فرد از کار و کیا

اسی طرح حدیث مشکوٰۃ کتاب الشفقۃ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت آئی ہے۔ حضور فرماتے ہیں الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الیٰ عیالہ یعنے ساری مخلوق اللہ تعالےٰ کی عیال ہے۔ پس سب سے زیادہ محبوب مخلوق خدا تعالےٰ کی وہ ہے۔ جو اس کے عیال سے احسان کرے

یسوع مسیح کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ

سید صاحب نے اس جگہ عیسائیوں کے معتقدات میں بھی دخل دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ "مسیحی بھی تو یہ کہتے ہیں۔ کہ مسیح "خدا کے بیٹے اور اس کی اولاد کی جگہ ہے۔" الوہیت مسیح کا مسئلہ آج تک بڑے بڑے عیسائی مصنفین کے لئے بھی ایک عقدہ لاینحل رہا ہے۔ اس لئے سید صاحب اگر اسے سمجھ نہیں سکے۔ تو یہ کوئی تعجب انگیز امر نہیں۔ میں آپ کو اس میں معذور خیال کرتا ہوں اور انہیں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ عیسائی صاحبان حضرت مسیح علیہ السلام کو حقیقۃً ابن اللہ کہتے ہیں۔ اور آپ نے ان کے عقیدہ کی تشریح کرتے ہوئے جو یہ فرمایا ہے۔ کہ وہ مسیح کو "خدا کے بیٹے اور اس کی اولاد کی جگہ" سمجھتے ہیں۔ صحیح نہیں۔ "عقیدہ اتھاناسیس" عیسائیوں کا ایک مشہور عقیدہ ہے۔ اور علماء تثلیث کے نزدیک اس پر ایمان لانا ضروری اور مدار نجات ہے۔ اسکی تعریف انہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے

" جو کوئی نجات چاہتا ہو۔ اس کو سب باتوں سے پہلے ضرور ہے،

کہ عقیدہ جامعہ رکھے اور عقیدہ جامعہ یہ ہے کہ ہم تثلیث میں واحد خدا کی اور توحید میں تثلیث کی پرستش کریں۔ نہ اقانیم کو ملائیں نہ ماہیت کو تقسیم کریں کیونکہ باپ ایک اقنوم بیٹا ایک اور روح قدس ایک اقنوم ہے۔ مگر باپ بیٹے اور روح القدس کی الوہیت ایک ہی ہے۔ جلال برابر عظمت ازلی یکساں جیسا باپ ہے ویسا ہی بیٹا اور ویسا ہی روح قدس ہے۔ باپ غیر مخلوق۔ بیٹا غیر مخلوق اور روح القدس غیر مخلوق۔ باپ غیر محدود۔ بیٹا غیر محدود اور روح قدس غیر محدود۔ باپ ازلی بیٹا ازلی۔ اور روح قدس ازلی . . . . . . یونہی باپ قادر مطلق بیٹا قادر مطلق اور روح قدس قادر مطلق . . . . ایسا ہی باپ خدا بیٹا خدا اور روح قدس خدا . . . اسی طرح باپ خداوند بیٹا خداوند اور روح قدس خداوند۔ . . . جس طرح مسیحی عقیدہ سے ہم پر فرض ہے کہ ہر ایک اقنوم کو جداگانہ خدا اور خداوند مانیں اسی طرح دین جامع سے ہمیں یہ کہنا منع ہے کہ تین خدا یا تین خداوند ہیں۔ باپ کسی سے مصنوع نہیں نہ مخلوق نہ مولود۔ بیٹا اکیلے باپ سے ہے مصنوع نہیں نہ مخلوق پر مولود ہے۔ روح قدس باپ اور بیٹے سے ہے۔ نہ مصنوع نہ مخلوق نہ مولود پر نکلتا ہے۔ پس ایک باپ ہے نہ تین باپ ایک بیٹا ہے نہ تین بیٹے ایک روح قدس ہے نہ تین روح قدس۔ اور اس تثلیث میں ایک دوسرے سے پہلے پیچھے نہیں۔ ایک دوسرے سے بڑا یا چھوٹا نہیں۔ بلکہ تینوں اقانیم باہم ازل سے برابر یکساں ہیں"

(دعائے عمیم صفحہ ۲۴ و ۲۵)

عقیدہ تثلیث کی مذکورہ بالا تشریح سے امید ہے۔ سید صاحب کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ اس عقیدہ کے متعلق ان کا جو خیال ہے وہ صحیح نہیں۔

مزید شہادت

مزید تشریح کے لئے مولانا محمد رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی کا مندرجہ ذیل ارشاد ملاحظہ ہو۔ آپ اپنی کتاب ازالۃ الاوہام میں تحریر فرماتے ہیں۔

"فرزند عبارت از عیسٰے علیہ السلام است کہ نصارے آنجناب را حقیقۃً ابن اللہ مے دانند و اہل اسلام آنجناب را ابن اللہ بمعنی عزیز و برگزیدۂ خدامے شمارند"

اس حوالہ سے جہاں مسیحی عقیدہ کی وضاحت ہو رہی ہے۔ وہاں ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ابن اللہ کا لفظ استعارۃً بمعنی عزیز اور برگزیدہ استعمال ہوتا ہے۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی الفوز الکبیر میں بائیبل کے محاورہ ابن اور ولد کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ "دریں باب بلفظ شائع در ہر قوم تکلم واقع شد۔ اگر لفظ ابناء بجائے محبوبان ذکر شدہ چہ عجب" یعنے بائیبل میں انبیاء علیہم السلام کو جو خدا کے بیٹے کہہ کر پکارا گیا ہے۔ اس سے مراد اگر محبوبان الٰہی لیا جائے۔ تو اس میں کوئی محذور نہیں۔ کیونکہ یہ محاورہ ہر قوم میں رائج اور مشہور ہے پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات تمام صحائف آسمانی کے عین مطابق ہیں۔ اور ان پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔

کرشن۔ برہمن اوتار وغیرہ دعاوی کا مطلب

اس کے بعد سید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کرشن برہمن اوتار اور آریوں کے بادشاہ ہونے کے دعاوی کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ ان دعاوی پر مفصل بحث بعد میں کی جائے گی۔ اس لئے تفصیلی جواب بھی اسی موقعہ پر دیا جائیگا جہاں آپ نے ان مسائل پر بحث کی ہے۔ فی الحال اجمالی رنگ میں اس قدر عرض کر دینا ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان دعاوی سے مراد صرف اس قدر ہے۔ آپ ہندوؤں کے لئے بھی آسمانی مصلح اور مثیل کرشن ہیں۔ اسلام نے ہر قوم میں انبیاء کی آمد کو تسلیم کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ولقد بعثنا فی کل امۃٍ رسولاً یعنے ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجے ہیں۔ اس قرآنی ارشاد کے ماتحت جیسا کہ بعض متقدمین نے بھی لکھا ہے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ ہندوستان میں بھی خدا تعالےٰ نے اپنے برگزیدہ بندے بھیجے۔ اور حضرت کرشن کو ان میں ممتاز حیثیت حاصل ہے۔ وہ گیتا ادھیائے ۴ میں فرماتے ہیں۔ کہ جب دنیا میں ادھرم کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔ تو میں اوتار لیتا ہوں۔ جس سے مراد یہ ہے۔ کہ بدی کے پھیلنے پر ان کا کوئی مثیل دنیا میں اصلاح کے لئے ظاہر ہوتا ہے۔ انبیاء اور مصلحین کی دوبارہ آمد کی پیشگوئیاں بہت سے مذاہب میں پائی جاتی ہیں۔ مگر لوگ مرور زمانہ سے آسمانی اور الہامی زبان کو جو تمثیلات اور استعارات سے پر ہوتی ہے۔ عام طور پر سمجھ نہیں سکتے۔ اور وہ ان پیشگوئیوں کو ظاہر پر حمل کر کے یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ جن انبیاء اور مصلحین کی آمد ثانی کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ وہ کسی خاص مقام پر اسی جسم کے ساتھ زندہ بیٹھے ہیں۔ اور وقت مقررہ پر خود تشریف لائیں گے۔ جن قوموں میں تناسخ کا عقیدہ پیدا ہو گیا۔ وہ یہ سمجھ لیتی ہیں۔ کہ وہ دوسرا جسم لے کر ظاہر ہوں گے۔ یہودیوں نے الیاسؑ کی۔ اور مسلمانوں اور مسیحیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی دوبارہ آمد کی پیشگوئیوں سے یہی دھوکا کھایا۔ اور ہندوؤں کو بھی کرشن کی دوبارہ آمد کے متعلق یہی غلطی لگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الہام الٰہی سے اطلاع پاکر اعلان کیا۔ کہ یہ خیالات غلط ہیں۔ اور میں جو اس زمانہ میں ہر قوم کے لئے مصلح ہو کر آیا ہوں۔ ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"میرا اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ ایسا ہی ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں - - - - - - - - - - - میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی تھی۔ جیسا کہ ابن مریم کے رنگ میں ہوں۔ ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں ہوں" (لیکچر سیالکوٹ صہ ۱۹)

گویا حضور کا دعوے جس طرح مثیل ابن مریم ہونیکا ہے۔ اسی طرح مثیل کرشن ہونیکا ہے۔ اور لفظ اوتار کی اصطلاح کلّموا الناس علی قدر عقولھم یعنی لوگوں سے باتیں کر ان کی سمجھ کے مطابق کے اصل کے ماتحت اختیار کی گئی ہے۔ جس سے مراد وہ حقیقت نہیں۔ جو حلولیین کا عقیدہ ہے۔ کیونکہ جیسا کہ آئینہ کمالات اسلام صہ ۵۶۶ کے حوالہ سے ظاہر ہے۔ اس عقیدہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیزاری کا اظہار کیا ہے

اوتار بمعنی نبی

درحقیقت اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو نبی کے لئے لفظ اوتار اپنی اصل وضع کے لحاظ سے برا نہیں۔ کیونکہ استعارہ اور مجاز کے رنگ میں خدا تعالےٰ کے انبیاء کا آنا خدا تعالےٰ کا آنا ہی ہوتا ہے۔ آسمانی صحائف میں یہ محاورہ عام ہے۔ اور بخاری شریف کی قدسی حدیث سے بھی جس میں یہ ذکر آتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے مقربین کے اعضاء بن جاتا ہے۔ اسکی تائید ہوتی ہے۔ پس "برہمن اوتار" کے معنے "خدا کا نبی" ہیں۔ برہما خدا کا نام ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے معنی خود بیان فرما دیئے ہیں آپ فرماتے ہیں:۔ "راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے۔ درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا۔ جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا۔ جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتحمند اور بااقبال تھا۔ جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ درحقیقت اپنے زمانہ کا نبی تھا" (لیکچر سیالکوٹ صہ ۲۵)

پس سید صاحب کا ان الفاظ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کو قبول کرنے سے "انکار کی زبردست دلیل" قرار دینا درست نہیں

آریوں کا بادشاہ ہونے کا مطلب

اسی طرح "آریوں کا بادشاہ" پر اعتراض کرنا بھی بے معنے ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں انا سید ولد اٰدم یعنے میں تمام بنی نوع انسان کا سردار ہوں۔ اس میں آریہ عیسائی وغیرہ تمام اقوام شامل ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آریوں کے بادشاہ ہونے کے دعوے پر اعتراض ہو سکتا ہے۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آریوں۔ عیسائیوں۔ دہریوں اور تمام کفار کے سردار ہونے کے دعویٰ پر بھی اعتراض کیوں صحیح نہیں؟ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام نے "یہودیوں کا بادشاہ" ہونے کا دعویٰ کیا اور یہودیوں نے اس پر تمسخر اڑایا مگر ان عقل کے اندھوں نے یہ نہ سوچا کہ انبیاء کی بادشاہت روحانی ہوتی ہے۔ یہی بات سید صاحب کو پیش نظر رکھنی چاہئیے۔

ابن مریم اور مسیح موعودؑ ہونیکے دعوے

ابن مریم اور مسیح موعود ہونے کے دعاوی سے مراد واضح ہے۔ یعنی یہ کہ امت محمدیہ کو جس مسیح موعود کی آمد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی تھی۔ اس کے آپ مصداق ہیں۔ مسیح ناصری علیہ السلام چونکہ قرآن مجید اور احادیث کی رو سے فوت ہو گئے ہیں۔ اس لئے ان کی آمد سے مراد ان کے مثیل کی آمد ہے۔ جیسا کہ الیاسؑ کی آمد ثانی ان کے مثیل یعنی یوحنا کے رنگ میں ہوئی۔ ایسے ہی ابن مریمؑ کی آمد ثانی مثیل ابن مریم کے رنگ میں ہوئی۔

ظلی اور جزوی نبوت سے مراد

ظلی اور جزوی نبوت کے دعویٰ سے مراد یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور پیروی سے برکات اور فیوض نبوت حاصل ہوئے۔ اور اس کی تشریح آپ نے بارہا کی ہے۔

فنافی الرسول کا مقام

محمد مصطفےٰ۔ محمد۔ ظلی محمد۔ اور ظلی احمد ہونے کے دعویٰ سے فنافی الرسول کے مقام کی طرف اشارہ ہے۔ کمال محبت کا اقتضاء یہی ہے کہ محب محبوب میں کامل طور پر فنا ہو جائے۔ اپنے وجود کو اس کے وجود میں گم کر دے۔ اور من تو شدم تو من شدی کا مصداق ہو جائے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "مقتضائے کمال محبت رفع اثنینیت است و اتحاد محب و محبوب" (مکتوبات امام ربانی جلد ثالث مکتوب ہشتاد و ہشتم) نیز سورۃ جمعہ کی آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم الآیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانیہ کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ جس سے مراد حضور علیہ السلام کے کامل ظل کی آمد ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پیشگوئی کا مصداق ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی بعثت تکمیل ہدایت کے لئے تھی اور دوسری بعثت تکمیل اشاعت کے لئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تکمیل اشاعت کے کام کو باحسن وجوہ سرانجام دیا اور اپنے فرض میں حضور کو جو کامیابی اور فلاح حاصل ہوئی۔ اس کے دوست اور دشمن گواہ ہیں۔ لہذا آپ حقیقتاً "مفلح" یعنی کامیاب کہلانے کے مستحق ہیں۔

احمدؑ سے مراد

احمد ہونے کے دعویٰ سے مراد یہ ہے کہ آپ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔

محدث سے مراد

محدث ہونے کے دعویٰ سے مراد یہ ہے کہ حضور کو خدا تعالیٰ کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کا شرف حاصل تھا۔

مجدد سے مراد

مجدد ہونے کے دعویٰ سے مراد یہ ہے کہ حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ انّ اللہ یبعث لھذہ الامّۃ علیٰ رأس کل مأۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی خدا تعالیٰ بھیجتا رہے گا۔ امت محمدیہ میں دین کی تجدید کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد۔ اس کے آپ مصداق ہیں۔ اور آپ اس صدی کے مجدد ہیں۔ اگر حضور مجدد نہیں تو کوئی اور ہی مجدد پیش کرو۔

مہدی ہونے کا دعویٰ

مہدی ہونیکے دعویٰ سے مراد یہ ہے کہ احادیث میں جس امام مہدی کی آمد کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اس کے آپ مصداق ہیں۔ کیونکہ آپ مسیح موعود ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا المھدی الّا عیسیٰ۔ یعنی مہدی اور مسیح موعودؑ ایک ہی شخص ہے جس کے دو حیثیتوں کے لحاظ سے دو نام ہونگے۔

صور ہونے سے مراد

صور ہونے کے دعویٰ سے مراد بھی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ہے۔ کیونکہ حضورؑ فرماتے ہیں۔ "اس جگہ صور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہے کیونکہ خدا کے نبی اس کی صور ہوتے ہیں۔" (چشمہ معرفت ص۸۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدائی قرنا یعنی صور کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ انبیاء کے ذریعہ اپنی آواز پہنچاتا ہے۔ اور مسیح موعودؑ بھی چونکہ اس کا نبی ہے اس لئے اسے بھی صور ٹھہرایا ہے۔

سنگ اسود ہونے سے مراد

سنگ اسود ہونے کا دعویٰ بھی سید صاحب کے لئے تعجب انگیز نہیں ہونا چاہئیے۔ کیونکہ حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب انبیاء کو بشمولیت خود قصر نبوت کی اینٹیں اور پتھر قرار دیا ہے۔ اور توریت میں حضور علیہ السلام کی جو بشارت دی گئی ہے۔ اس میں بھی حضور کو کونے کا پتھر قرار دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل بروز اور ظل ہیں۔ اس لئے آپ بھی کونے کا پتھر ہونے میں شامل ہیں۔

بعض اور الہامات کی تشریح

امین الملک جے سنگھ بہادر کا الہام جیسا کہ البشریٰ جلد ۲ میں لکھا ہے حضورؑ کو ۸ ستمبر ۱۹۰۶ء کو ہوا۔ اس کے ساتھ ہی یہ الہام بھی ہوا۔ "شیر خدا نے ان کو پکڑا اور شیر خدا نے فتح پائی"۔ جس سے اس الہام کا مطلب نہایت واضح ہو جاتا ہے کہ یہ تمام الہامات آیت انّ جندنا لھم الغالبون کی تفسیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شیر خدا کا خطاب دے کر فرمایا۔ کہ تو اپنے دشمنوں پر فتح پائے گا۔ جے سنگھ بہادر کے معنی بھی شیر بہادر کے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ القاب ہیں۔ اس کے تمام نبی شیر بہادر ہوتے ہیں۔ جن کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ وہ ہر میدان میں فتح پاتے ہیں اور ان کی جے کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دشمنوں کو دیکھ لو کہ ان کا نام صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا دیا گیا اور مٹتا جا رہا ہے۔ اس کے مقابل حضورؑ کو خدا تعالیٰ نے وہ اقبال بخشا کہ آپ کا نام دنیا کے کونوں تک پہنچا۔ اور ہر جگہ "غلام احمد کی جے" کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں۔ پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے مخالفوں کے مقابل پر فتح پانے کی ایک پیشگوئی ہے جو حرف بحرف پوری ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہی الہامات کی روشنی میں فرماتے ہیں۔

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

انبیاء کے بہت سے صفاتی نام ہوتے ہیں جو ان کے مختلف کاموں کی وجہ سے انہیں دئے جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک ہزار نام ہیں۔ سید حبیب صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جس قدر دعاوی شمار کئے ہیں۔ یہ بھی حضور کے صفاتی نام ہیں۔ جو در حقیقت ایک ہی دعویٰ نبوت کے مختلف اعتبارات ہیں۔ علماء اصول نے لکھا ہے الاعتبارات والحیثیات تغیر

غلط طریق بحث

میں اس سے پیشتر یہ عرض کر چکا ہوں کہ سید صاحب کی بحث اصولی نہیں۔ آپ۔ فروعی بحث میں الجھ کر رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر آپ سب سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ نبوت کو قرآنی معیاروں پر پرکھ لیتے۔ تو یہ تمام دعاوی خود بخود ثابت ہو جاتے۔ یہ بھی کوئی بحث کا طریق ہے۔ کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام دعاوی اور صفاتی اسماء کو شمار کرنا شروع کر دیا۔ کون نہیں جانتا کہ آپ نے ابن مریم۔ مسیح موعود۔ نبی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز اور ظل کامل ہونے کے دعاوی کئے ہیں۔ اصل مسئلہ جس پر بحث ہونی چاہئیے وہ یہ ہے کہ آیا آپ ان دعاوی کے مصداق تھے

(بقیہ دیکھو صفحہ ۹ کالم اول)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی حضور میں

حلقہ کشمیر۔ انبالہ۔ شملہ۔ دہلی۔ رہتک کرنال حصار کے بجٹ فارموں کی رپورٹ

اس حلقہ کے بجٹ ۳۳-۳۴ء کا تقرر

احباب کرام کیلئے حضرت کے حضور میں دُعا کی درخواست اور احباب کرام کا شکریہ اور ایک التجا

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احسان فرماتے ہوئے اس خاکسار کے سپرد علاقہ کشمیر۔ اضلاع انبالہ۔ شملہ۔ دہلی۔ رہتک اور گوڑگاؤں کے بجٹ فارم تشخیص کرنے کا کام سپرد فرمایا۔ ۱۵ مئی ۳۳ء سے یہ کام شروع کیا گیا۔ ۳۱ جولائی تک کی رپورٹ حسب ذیل ہے:۔

اس حلقہ کے بجٹ فارم تشخیص کرنے کے لئے مندرجہ ذیل امور خصوصیت سے مدنظر رکھے گئے

۱۔ یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ اس خاکسار کے حلقہ میں جس قدر احمدی ہیں۔ خواہ وہ کسی جماعت کے ساتھ شامل ہوں۔ یا براہ راست مرکز میں چندہ ارسال فرماتے ہوں۔ یا جن کا چندہ کبھی مرکز میں آتا ہو۔ ان سب کے باقاعدہ بجٹ فارم لئے جائیں۔ یقینی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس حلقہ کا کوئی احمدی ایسا نہیں رہا۔ جس کا فارم نہ آیا ہو۔ لیکن رہنے والے دوست ایسے ہی ہیں۔ جن کا پتہ باوجود کوشش کے نہیں مل سکا۔ اگرچہ میں سمجھتا ہوں۔ اس وقت تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے متعلق تشخیص آمد کا اس قدر اعلان ہو چکا ہے۔ کہ اگر کوئی احمدی ایسا رہ بھی جائے۔ جسے مرکز سے کوئی تحریک نہ پہونچی ہو۔ تو اسے از خود مرکز کو اپنی آمد اور چندہ سے اطلاع دیدینی چاہیئے:۔

۲۔ یہ بھی سعی کی گئی۔ کہ ہر ایک احمدی جماعت یا افراد کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر دلپذیر مجلس مشاورت ۳۳ء کی نہ صرف ایک ایک کاپی بھیج کر سنانے کی کوشش کی جائے۔ بلکہ جماعت کی تعداد کے لحاظ سے متعدد کاپیاں بھیجی جائیں۔ تا ہر ایک لکھے پڑھے احمدی کے ہاتھ میں ایک ایک کاپی پہونچا دی جائے۔ اور وہ اسے بغور پڑھکر اپنی صحیح آمدنی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء مبارک کے ماتحت درج کرا سکیں۔ اور جو دوست اَن پڑھ ہوں۔ ان کو جمع کر کے جمعہ کے دن یہ تقریر سُنا دی جائے:۔

۳۔ تشخیص فارم کی خانہ پُری کرانے والوں کو تاکید کی گئی۔ کہ بجٹ فارم میں ہر ایک احمدی کا نام ہو۔ اور وہ چندہ باشرح یا بے شرح۔ یا کبھی کبھی دے رہا ہو۔ یا بالکل نادہند ہو۔ لیکن احمدی ہو۔ آجانا ضروری ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی صحیح آمدنی بھی تحقیق سے درج کرنے کی تاکید کی گئی تھی:۔

۴۔ ہر احمدی کا بقایا بھی اگر ہو۔ تو فارم میں درج ہونا چاہیئے:۔

۵۔ بجٹ فارم اس خاکسار نے بالعموم جماعت کے سکرٹری مال سے اس لئے پُر کروائے ہیں۔ کہ سکرٹری مال کو جماعت کے کل افراد اور ان کی صحیح آمدنی کا زیادہ علم ہوتا ہے۔ اور کہ سکرٹری مال ذمہ وار ہے۔ کہ صحیح آمدنی درج کرے۔ برخلاف اس کے اگر تشخیص فارم کے لئے کسی دوسرے مقام سے کسی بزرگ کو تکلیف دی جاتی۔ تو ممکن ہے۔ کہ وہ ایسے وقت وہاں پہونچتے۔ کہ مقامی احباب کسی نہ کسی وجہ سے سب نہ مل سکتے۔ اور بغیر سب مقامی احباب کے فارم مکمل نہ ہو سکتا۔ اور ویسے بھی باہر سے آنے والے دوست کو وہاں کے احباب کی آمد کا علم وقتی طور پر مقامی دوستوں ہی سے حاصل کرنا ہوتا۔ جس کی نسبت خود وہاں کے مقام کے کسی صاحب کو زیادہ علم ہونا چاہیئے تھا۔ اور مقامی دوستوں میں سب سے زیادہ واقفیت اس بارہ میں سکرٹری مال کی ہوتی ہے۔ اس لئے فارم [illegible] خیال رکھا گیا

۶۔ اس امر کے لئے کہ آیا جو فارم سکرٹری مال نے پُر کر کے بھیجا ہے۔ وہ مکمل ہے۔ اس میں کسی قسم کی کمی تو نہیں ہے۔ ہر ایک جماعت کے فارم کی نقول کر کے اُسی جماعت کے احباب کو بھیج کر پڑتال بھی کرائی گئی ہے۔ تا اگر سکرٹری مال سے کوئی غلطی ہو گئی ہو۔ تو اس کی اصلاح ہو جائے۔

۷۔ اس کے علاوہ ہر ایک جماعت کے متعلق اس خاکسار نے اپنے حلقہ میں ہو آنے والے احباب سے۔ یا جماعتوں کے بعض قادیان میں تشریف لانے والے احباب سے ان کی جماعت کے متعلق احباب کے ناموں اور ان کی آمدنی کی نسبت معلومات حاصل کئے۔ تا آیا ہوا فارم پڑتال کیا جا سکے۔ اسی طرح سے بعض جماعتوں کے فارم تین تین دفعہ واپس کر کے درست

کرانے پڑے ہیں۔

۸۔ موصولہ کے تقاضے معلوم کرنے کے لئے ... [illegible]

۹۔ ان امور کے حصول کے لئے ہر ایک جماعت اور افراد کے ساتھ طول طویل خط و کتابت کرنا پڑی ہے۔ حتی کہ جولائی کے اخیر میں جن جماعتوں کے فارم نہیں آئے تھے۔ ان کو جوابی کاڈ بھی ارسال کئے گئے ہیں۔ اس خط و کتابت کے نتیجے میں جو جوابات جماعتوں کی طرف سے موصول ہوتے ہیں۔ وُہ ہر ایک جماعت کے فائل کے ساتھ معہ ان کے فارم کے شامل ہیں۔

۱۰۔ اس کے نتیجہ میں پہلے حلقہ وار گوشوارہ معہ گذشتہ سال کے بجٹ مجوزہ و مشخصہ کے دیا جاتا ہے

نمبر شمار	نام حلقہ	بجٹ ۳۳-۱۹۳۲ء	بجٹ ۳۴-۱۹۳۳ء	بقایا سال گذشتہ	میزان بجٹ ۳۴-۱۹۳۳ء
۱	کشمیر	۵۸۰	۲۴۱۳	۳۴۷	۲۷۶۰
۲	انبالہ	۸۵۳	۱۸۳۱	۱۰۴	۱۹۳۵
۳	شملہ	۲۴۷۱	۳۴۵۵	۳۴۳	۳۷۹۸
۴	دہلی	۲۰۸۸	۳۵۷۹	۰	۳۵۷۹
۵	کرنال	۴۶۱	۳۶۵	۹۴	۴۵۹
۶	حصار	۱۰۰	۱۳۲	۰	۱۳۲
۷	رہتک	۰	۲۰۷۷	۶۷۴	۲۷۵۱
		۶۵۵۳	۱۳۸۵۲	۱۵۶۲	۱۵۴۱۴

(۸) گوڑگاؤں۔ اس حلقہ کے متعلق بہت کوشش کی گئی۔ کہ کسی احمدی کا پتہ چلے۔ مگر صرف ایک گاؤں نگینہ میں ایک احمدی کا پتہ ملا۔ ان کو خط لکھا گیا۔ جو عدم پتہ ہو کر واپس آیا:

بجٹ ۳۳-۱۹۳۲ء کا بجٹ ۳۴-۱۹۳۳ء سے مقابلہ } اس نقشہ سے ظاہر ہے کہ اس خاکسار کے حلقہ کا بجٹ ۳۴-۱۹۳۳ء اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے گذشتہ سال کے بجٹ ۳۳-۱۹۳۲ء کے مقابلہ میں جو -/۶۵۵۳ تھا -/۱۳۷۵۲ اور بقایا -/۱۵۶۲ کل ۱۵۴۱۸ ہوا۔ جو ۳۳-۱۹۳۲ء کے مقابلہ میں اڑھائی گنا ہے۔ اور یہ نتیجہ صرف حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کا ہے

تفصیلی گوشوارہ } ذیل میں تفصیلی گوشوارہ ہر ایک جماعت کا اس واسطے دیا جا رہا ہے۔ کہ ہر ایک جماعت حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حسب ذیل ارشادات کے ماتحت ایک آنہ فی روپیہ کی شرح سے ہیں۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اسی امر کی ہدایت فرماتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

"میں آئندہ کے لئے ہدایت دیتا ہوں کہ جماعتوں کے بجٹ خیالی طور پر یہاں بیٹھے نہ مقرر کئے جائیں۔ بلکہ تفصیل لکھیں۔ کہ فلاں جماعت میں اتنے افراد ہیں۔ اور ان کی یہ آمدنی ہے۔ پھر اس آمدنی پر ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے چندہ تجویز کیا جاوے"

اور فرمایا "پس ہر جماعت کا بجٹ ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے ہی بنے۔ اور سارے کے سارے افراد کے لحاظ سے ہو۔ خواہ وُہ دہندہ ہوں۔ یا نادہندہ ہوں"

پھر فرمایا "صحیح طریق عمل یہ ہے۔ کہ ہر جماعت کے متعلق طے کر لو۔ کہ اس کے لئے کتنا چندہ ادا کرنا واجب ہے"

ان ارشادات کی روشنی میں ہر ایک جماعت کا بجٹ ایک آنہ فی روپیہ کی شرح سے ہی تجویز کیا جا رہا ہے۔ یہ امر نہایت خوشی سے ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ اس حلقہ کے اکثر بجٹ جماعتوں کی طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے ماتحت باشرح ہی آتے ہیں۔ جس کے لئے احباب کرام کا بہت بہت شکریہ ہے۔

اب ذیل میں تفصیل گوشوارہ دیا جاتا ہے۔ مکرر سہ کرر یہ تاکید ہے۔ کہ جماعتیں اپنے اپنے بجٹ کو بغور ملاحظہ فرمائیں۔

تفصیل گوشوارہ حلقہ کشمیر، انبالہ، دہلی، شملہ، رہتک

۱ حلقہ کشمیر

نمبر شمار	نام جماعت	بجٹ ۳۴-۱۹۳۳ء	بقایا	میزان بجٹ ۳۴-۱۹۳۳ء
۱	باڑی پورہ	۲۲۲	۱۶۳	۳۸۵
۲	ناسنور	۷۷۵	۰	۷۷۵
۳	بندہ پور	۶۱	۰	۶۱
۴	مرزا اعظم بیگ صاحب چیلاس	۷۵	۰	۷۵
۵	ریشی نگر	۷۰۵	۴۴	۳۴۹
۶	چک ایمرچ	۳۹۰	۱۴۰	۵۳۰
۷	اسلام آباد	۱۳۲	۰	۱۳۲
۸	سری نگر	۱۲۰	۰	۱۲۰
۹	ششورت کن پورہ	۲۹۹	۰	۲۹۹
۱۰	زینہ پورہ	۱۹	۰	۱۹
۱۱	ترال	۱۵	۰	۱۵
	میزان	۲۴۱۳	۳۴۷	۲۷۶۰

۲ حلقہ انبالہ

نمبر شمار	نام جماعت	بجٹ ۳۴-۱۹۳۳ء	بقایا	میزان بجٹ ۳۴-۱۹۳۳ء
۱۲	انبالہ	۱۲۰۴	۷۰	۱۲۷۴
۱۳	مکووال	۱۶۴	۳۰	۱۹۴
۱۴	اٹر پور	۱۰	۰	۱۰
۱۵	جابلی بابو محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر	۷۵	۰	۷۵
۱۶	روپڑ	۳۸۲	۰	۳۸۲
	میزان	۱۸۳۵	۱۰۰	۱۹۳۵

۳ حلقہ شملہ

نمبر شمار	نام جماعت	بجٹ ۳۴-۱۹۳۳ء	بقایا	میزان بجٹ ۳۴-۱۹۳۳ء
۱۷	شملہ	۳۴۵۵	۳۴۳	۳۷۹۸

۴ حلقہ دہلی

نمبر شمار	نام جماعت	بجٹ ۳۴-۱۹۳۳ء	بقایا	میزان بجٹ ۳۴-۱۹۳۳ء
۱۸	نئی دہلی	۳۱۸۱	۰	۳۱۸۱
۱۹	چھاؤنی دہلی	۳۹۸	۰	۳۹۸
۲۰		۰	۰	۰
	میزان	۳۵۷۹	۰	۳۵۷۹

۵ حلقہ کرنال

نمبر شمار	نام جماعت	بجٹ ۳۴-۱۹۳۳ء	بقایا	میزان بجٹ ۳۴-۱۹۳۳ء
۲۱	شاہ آباد	۲۰۲	۰	۲۰۲
۲۲		۰	۰	۰
۲۳	محمود پور	۱۲۵	۸۴	۲۰۹
۲۴	ملک پور	۱۶	۱۰	۲۶
۲۵	لونڈری محمدی بیگم صاحبہ	۲۲	۰	۲۲
	میزان	۳۶۵	۹۴	۴۵۹

۶ حلقہ حصار

نمبر شمار	نام جماعت	بجٹ ۳۴-۱۹۳۳ء	بقایا	میزان بجٹ ۳۴-۱۹۳۳ء
۲۶		۰	۰	۰
۲۷	فتح آباد	۱۱۲	۰	۱۱۲
۲۸	لوہانہ مولوی محمد حسین صاحب	۲۰	۰	۲۰
	میزان	۱۳۲	۰	۱۳۲
	۷۔ حلقہ رہتک			
۲۹	رہتک	۱۷۴۹	۰	۱۷۴۹
۳۰	ساپنلہ چوہدری محمد منصف خانصاحب	۴۵	۰	۴۵
۳۱	کلانور دلی محمد خانصاحب	۱۴	۲	۱۶
۳۲	کاہنور اصغر علی خانصاحب پنشنر	۱۲	۰	۱۲
۳۳	سونی پت چوہدری عبدالملک صاحب	۲۵۷	۶۷۲	۹۲۹
	میزان	۲۰۷۷	۶۷۴	۲۷۵۱

شرح سے کم دینے والوں کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد

بجٹ فارم ارسال کرتے ہوئے بعض جماعتوں نے اس امر کی خواہش کی ہے۔ کہ چونکہ ہمارے بعض احباب باشرح چندہ نہیں دے سکتے۔ اس لئے اتنا بجٹ کم کر دیا جائے بجٹ باشرح میں کسی قسم کی کمی اس خاکسار کے حلقہ اقتدار سے باہر ہے۔ اس لئے ذیل میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات اس بارے میں دیکر احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ ایسی جماعتیں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات کی روشنی میں حضرت سے بذریعہ ناظر صاحب بیت المال باقاعدہ نام بنام احباب کی درخواستیں اور اس پر امیر جماعت اور سکرٹری مال کی رپورٹ ہو کر منظوری حاصل کریں ۔ جب تک وہ باقاعدہ یہ منظوری نہ حاصل کرلیں۔ اس وقت تک ان پر فرض ہے۔ کہ باشرح بجٹ پورا کریں۔

کمی شرح کے متعلق فرمایا:۔

"جو شخص مقررہ شرح سے کم دے۔ اس کے متعلق میرا یہ فیصلہ ہے۔ کہ وہ لکھائے کہ میرے لئے یہ مجبوریاں ہیں۔ اس لئے میں کم دیتا ہوں۔ اور اس کے لئے اجازت لے۔ پس یہ حکم نہیں۔ کہ مقررہ شرح سے کم کوئی نہیں دے سکتا۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ بلا اجازت کوئی کم نہیں دے سکتا۔

یہ طریق درست نہیں کہ جو شخص ایک آنہ فی روپیہ سے کم دے۔ اس سے نہ لیا جاوے میرا حکم یہ ہے۔ کہ جو اس شرح سے کم دے۔ وہ لکھائے۔ کہ میرے لئے یہ مجبوریاں ہیں۔ اس لئے میں دو پیسہ یا ایک پیسہ فی روپیہ کے حساب سے دیتا ہوں۔ پس یہ نہیں۔ کہ ایک آنہ فی روپیہ سے کم کوئی نہیں دے سکتا۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ بلا اجازت کوئی نہیں دے سکتا۔

اجازت لینے کی کیوں ضرورت ہے؟ اجازت لینے کی اس لئے ضرورت ہے۔ کہ یہاں اس کے متعلق ریکارڈ رہے۔ اور اسے مقررہ شرح پر چندہ دینے کا خیال رہے۔ پس یہ روک درمیان میں نہیں۔ کہ جو مقررہ شرح سے چندہ نہ دے۔ وہ چندہ دینے والوں میں شامل نہ ہو سکے گا۔

بجٹ باشرح بنے بجٹ ہر جماعت کا ایک آنہ کے حساب سے ہی بنے اور جو اس سے کم دینے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ وہ کم دیں۔ لیکن انہیں خیال رہے۔ کہ اس کمی کو پورا کرنا ہے۔"

پس ان ارشادات کے ماتحت ہر ایک ا جماعت کے لئے جس کے احباب کرام باشرح چندہ نہ ادا کر سکتے ہوں۔ ضروری ہے۔ کہ وہ امیر جماعت اور سکرٹری مال کے ذریعہ کمی شرح کی درخواست کریں۔ اور اس پر عہدہ داران اپنی مناسب رپورٹ کریں۔ اور پھر ایسی درخواست ناظر صاحب بیت المال کے ذریعہ منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پیش کی جاوے شرح سے کم دینے والوں کے لئے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے الفاظ کا خلاصہ یہ ہے۔

صحیح طریق عمل صحیح طریق یہ ہے۔ کہ ہر جماعت کے متعلق طے کر لو۔ کہ اس کے لئے کتنا چندہ ادا کرنا واجب ہے۔ اور اگر وہ جماعت اس رقم کے تعین کے متعلق کوئی اپیل نہیں کرتی۔ اور معقول وجوہات پیش کر کے کم نہیں کرا لیتی۔ اور پھر اسے پورا نہیں کرتی۔ بغیر کسی معقول وجہ کے۔ تو جو کچھ باقی رہتا ہے۔ وہ اس پر قرض ہے۔ جو اُسے ادا کرنا چاہئے۔

اس سال سے اس پر عمل شروع کرو۔ کہ جو رقم کسی جماعت کے ذمہ لگائی گئی تھی۔ اگر اس نے اُسے ادا نہیں کیا۔ تو اگلے سال کے چندہ کے ساتھ اس بقایا کو شامل کرو۔ اور گذشتہ سال کے بقایا کو اس کے نام قرض قرار دو۔ اور کہو۔ کہ یا تو اس کے معقول وجوہات دو۔ یا اسے آئندہ سال پورا کرو۔ اس طرح وہ جماعت مجبور ہوگی۔ کہ جو لوگ نادہند ہیں۔ انہیں ہمارے سامنے پیش کرے۔ اور نادہند مجبور ہونگے۔ کہ یا تو باقاعدہ چندہ ادا کریں۔ یا پھر جماعت سے نکلیں۔

احباب حلقہ کشمیر انبالہ دہلی۔ رہتک کے خاص توجہ کے قابل

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات کی روشنی میں ہر ایک جماعت کے لئے یہی ہے۔ کہ جماعت کا بجٹ تو ایک آنہ کی شرح سے ہی مقرر ہوگا۔ اور اس میں کمی کرنے کا کسی کو حق نہیں۔ لیکن اگر کوئی جماعت اپنے کم شرح دینے والوں کی وجہ سے بجٹ میں کمی چاہے۔ تو اس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ شرح سے کم دینے والوں کی درخواستیں معہ اپنی تفصیلی رپورٹوں کے ناظر صاحب بیت المال کے ذریعہ حضرت کے حضور میں پیش کر کے منظوری حاصل کرے۔ بغیر ایسی منظوری کے بجٹ ایک آنہ کی شرح سے ہی رہیگا۔ اور اس کا پورا کرنا عہدہ داران کا فرض ہے۔ پس ہر جماعت کا بجٹ جو اُوپر دیا گیا ہے۔ وہ ایک آنہ کی شرح سے ہے۔ اس میں کسی قسم کی رعایت کرنا مندرجہ بالا طریق عمل سے ہے۔

احباب کرام کیلئے حضرت کے حضور میں دعا کی درخواست

اس خاکسار کے حلقہ میں مندرجہ ذیل احباب کرام نے خاص طور پر تشخیص فارم میں بہت ہی محنت اور توجہ سے کام کیا ہے۔ خاکسار ان احباب کرام کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ انہوں نے باوجود اپنے کاروبار کے سلسلہ کے اس اہم کام کو مقدم کرتے ہوئے فارم پوری تحقیق سے پُر کئے ہیں۔ اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں مؤدبانہ یہ درخواست پیش کرتا ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ ان احباب کرام کیلئے خاص دعا فرما دیں۔

مکرمی سید عنایت علی شاہ صاحب ابن سید محمد علی شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال نے اس خاکسار کے ساتھ شب و روز دفتری کام محنت سے سرانجام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکی اس محنت کو قبول فرمائے۔ آمین

حلقہ کشمیر میں مندرجہ ذیل احباب ہیں۔

ریشی نگر:۔ مولوی عبدالجبار۔ عبدالصمد میر۔ جلال الدین صاحبان نے بجٹ فارم طیار کیا ہے۔ اور ہر ایک احمدی کا نام لائے ہیں۔ اور آمدنی بھی ہر ایک کی درج کی گئی ہے۔

ناسنور:۔ یہ فارم عبدالعزیز صاحب ڈار نے اس محنت سے طیار کیا ہے۔ کہ کشمیر کے احباب کا ایسا فارم طیار کرنا میرے خیال میں نہ تھا۔ گذشتہ سال ان کا بجٹ -/۱۵۰ تھا۔ اور سال رواں میں سارے احباب کا -/۴۷۷ ہے۔

باڑی پور:۔ یہ بجٹ راجہ دل محمد خان جاگیردار۔ راجہ فضل الرحمٰن فخر الدین صاحبان نے پریذیڈنٹ صاحب کے ساتھ ہو کر مکمل کرایا ہے۔

چک ایمرچھ:۔ راجہ غلام محمد خانصاحب پریذیڈنٹ انجمن نے جو فدائے سلسلہ ہیں۔ طیار کیا ہے۔ اور اس بجٹ کی وصولی کی ذمہ داری بھی اپنے اُوپر لی ہے۔ اس جماعت کے ساتھ دس گاؤں بھی شامل ہیں

بندہ پورہ:۔ غلام محمدؐ صاحب گل نے جماعت کے افراد کے لحاظ سے بنایا ہے۔

سری نگر:۔ خواجہ صدرالدین صاحب مبلغ نے احمدی احباب کی تعداد کے لحاظ سے تیار فرمایا ہے

شسورت کن پورہ:۔ قطب الدین۔ ولی محمد۔ غلام محمد ڈار۔ غلام محمدؐ لون۔ محمد عبداللہ لون عبدالغفار۔ عبدالغنی ڈار صاحبان نے پوری تندہی سے کام کرتے ہوئے فارم طیار کیا ہے۔

کشمیر کے بجٹ بہ حیثیت مجموعی اچھے ہیں۔ اس طیاری میں خاص طور پر مولوی عبدالاحد صاحب نے پوری طرح تعاون فرمایا ہے۔ اور ان کے ساتھ ہی مولوی عبدالواحد صاحب اور خواجہ صدرالدین صاحب نے بھی۔ خاکسار ان تمام احباب کرام کا بہت شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان تمام دوستوں کو جزائے خیر عطا فرما دے۔ آمین؛

انبالہ:۔ بابو عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت نے بجٹ طیار فرمایا ہے۔ اور قریشی عبدالغنی صاحب سوداگر نے پڑتال کیا ہے۔

مکووال:۔ کا بجٹ چودھری ضیاء الحق صاحب نمائندہ نے طیار فرمایا ہے۔ جو بہت صحیح اور درست ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

روپڑ:۔ باوجودیکہ سید سردار علی شاہ صاحب بی۔ اے پلیڈر نئے احمدی ہوئے ہیں۔ اور آپ نے روپڑ کا بجٹ بہت صحیح طیار فرمایا ہے۔ اس میں قابل ذکر خصوصیت یہ ہے۔ کہ شاہ صاحب نے اپنے گھر کے بیوی۔ بچوں سب کے نام لکھکر ہر ایک کا چندہ درج کیا ہے۔ اور جماعت روپڑ کا بجٹ باشرح بنایا ہے۔ جو پرانی انجمنوں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے۔ کہ ایک بعد میں آنے والا احمدی پہلوں سے آگے نکل گیا۔ جزاہ اللہ۔

شملہ کے بجٹ میں بابو عبدالحمید صاحب کی محنت قابل شکریہ ہے۔ اس میں یہ خصوصیت ہے کہ جن ملازمان کو دوران سال میں کسی وقت ترقیاں ملنے والی تھیں۔ ان کو باقاعدہ محسوب کر کے بجٹ بنایا ہے۔ اور حافظ عبدالسلام صاحب امیر جماعت نے اس میں مدد فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

دہلی:۔ بجٹ فارم تو بابو غلام حسین صاحب سکرٹری مال اور بابو عبدالمجید صاحب بابو عبدالحمید صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت و تبلیغ نے طیار کیا ہے۔ اور ڈاکٹر جلال الدین صاحب مولوی عبدالواحد صاحب نے پڑتال فرمائی ہے۔ اور سب سے زیادہ مدد دہلی کے بجٹ فارم میں مولوی محمد نذیر صاحب مبلغ نے فرمائی ہے۔ اور ان ہر سہ احباب نے پڑتال بھی فرمایا ہے۔

رہتک:۔ اس ضلع کے احمدی احباب کے نام معلوم کرنے میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی کوشش ہے۔ آپ نے ضلع رہتک۔ کرنال کے احمدی احباب کے پتہ مہیا فرما کر ممنون فرمایا ہے۔ جس وقت بھی کسی احمدی کا پتہ آپ کو ملا ہے۔ اسی وقت اطلاع کی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت ڈاکٹر میر صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور آپ پر بڑے بڑے فضل فرما دے۔ خاکسار ان کی اس محنت اور توجہ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور ان اضلاع کے پتہ معلوم کرنے میں مرزا محمد شفیع صاحب محاسب نے بھی مدد فرمائی ہے۔ مکرمی چوہدری فقیر محمد صاحب نے بجٹ طیار کیا اور اس کی دوبارہ پڑتال کی ہے۔ بجٹ باشرح ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء؛

احباب کرام کا شکریہ خاکسار کے دل میں اپنے حلقہ کے احباب کرام کے لئے ان کی محنت اور توجہ خاص سے کام کرنے کے باعث تشکر اور دعا کے جذبات پیدا ہو رہے ہیں۔ تمام کارکن احباب کا خصوصاً اور دوسرے احباب کا عموماً شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان پر بڑے بڑے فضل و کرم فرمائے۔ اور بیش از بیش خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین

احباب کرام کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کرتا ہے۔ کہ خاکسار نے اپنے حلقہ کے تمام کارکن دوستوں کیلئے نام بنام حضرت کے حضور میں ایک تفصیلی رپورٹ کے ذریعہ (جس کا یہ خلاصہ شایع کیا جا رہا ہے) دعا کی درخواست کی ہے۔

ایک التجا شکریہ ادا کرتے ہوئے خاکسار یہ التماس کرنا چاہتا ہے۔ کہ جس طرح ان احباب کرام نے تشخیص فارم میں محنت سے کام کیا ہے۔ اسی طرح سے بلکہ اس سے بھی بڑھکر نہ صرف سکرٹری مال ہی بلکہ دوسرے احباب بھی سکرٹری مال کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے تحصیل میں بھی خاص مدد فرماویں۔ تا اس محنت اور کوشش کا وہ نتیجہ نکلے۔ جس کے لئے یہ تگ و دو کی گئی ہے۔ پس احباب کرام سے یہ ضروری التجا ہے۔ کہ وہ چندہ کے باقاعدہ اور باشرح وصول کرانے میں بھی پوری تندہی سے کام کرتے ہوئے حضرت کی دعائیں لیں۔ امید یہ ہے۔ کہ اگر احباب عزم بالجزم کر لیں۔ اور پورے طور پر منہمک ہو کر تحصیل کا کام کریں۔ اور تحصیل میں ہر عملی پہلو اختیار کریں۔ اور دوستوں سے چندہ کا مطالبہ ہر وقت ہوتا رہے۔ تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کی مدد و نصرت فرماویگا۔ اور یہ امید ہے۔ کہ وہ اپنے باشرح بجٹ کو ۳۰ر اپریل ۱۹۳۴ء تک ادا کر لینگے۔ یہ امر بھی قابل عرض ہے۔ کہ احباب کرام اپنے بجٹ کا ماہوار بارہواں حصہ باقاعدہ وصول کرنے کی کوشش فرماویں۔ تا ساتھ کا ساتھ وصول ہوتا جائے۔ اور بقایا ہو کر وصولی میں مشکلات نہ پیدا ہوں۔ پس خاکسار اپنے حلقہ کے احباب کرام سے وصولی چندہ کیلئے بھی یہی بھروسہ اور اعتبار رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے اور وہی آپ کی مدد و نصرت فرمادے۔ آمین؛

نوٹ:۔ خاکسار کے پاس ۳۱ر جولائی تک جس قدر بجٹ فارم موصول ہوتے تھے۔ اور جس قدر احباب کرام کی خط و کتابت ہوئی تھی۔ وہ تمام فارم اور خط و کتابت ۷ر اگست ۱۹۳۳ء کو ناظر صاحب بیت المال کی خدمت میں پیش کر دی گئی ہے۔ اب خاکسار کے بجائے احباب ان بجٹوں کے متعلق خط و کتابت ناظر صاحب بیت المال سے براہ راست فرماویں۔ البتہ جماعت بلب گڑھ۔ کرنال حصار اور گلگت کا بجٹ فارم نہیں آیا۔ ان سے التماس ہے۔ کہ براہ مہربانی فارم خاکسار کو ارسال فرماویں؛ والسّلام

خاکسار:۔ **برکت علی خان**

جائنٹ ناظر بیت المال و آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تاکیدی ارشاد چندہ کی تحصیل کیلئے

"کیا آپ لوگ خدا تعالیٰ کو یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ چونکہ ہم میں سے پچاس فیصدی چندہ نہیں دیتے تھے اس لئے ہم نے آمد اور خرچ میں کمی کر دی۔ خدا تعالیٰ کہیگا۔ کیا تم نے چندہ نہ دینے والوں سے چندہ لینے کی کوشش کی۔ اور اس کے لئے اپنی انتہائی کوشش صرف کر دی۔ اس کا آپ لوگوں کے پاس کیا جواب ہے۔ کیا کوئی جماعت ایسی ہے۔ جو یہ بتائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ جو شخص تین ماہ تک چندہ نہیں دیتا۔ وہ میری جماعت سے خارج ہے۔ اس کے مطابق اس نے چندہ نہ دینے والوں کا معاملہ پیش کیا۔ باتیں کرنی آسان ہیں۔ لیکن کام کرنا مشکل ہے۔ آپ لوگوں نے طاقت استعمال ہی نہیں کی۔ پھر طاقت سے کام کس طرح بڑھ گیا۔ یہ ایک چیز تھی ہمارے پاس جس سے کام لیا جا سکتا تھا۔ مگر اس سے کام نہیں لیا گیا۔ ایسے نادہند جماعتوں میں موجود ہیں۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام جماعت سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ لیکن تم لوگ ان کے ڈر کی وجہ سے۔ ان کے لحاظ کے باعث اور ان کی آنکھوں میں آنکھیں ملانے کی شرم سے انہیں اپنے ساتھ رکھتے ہو۔ اور پھر کہتے ہو۔ چندہ وصول کرنے میں ہم نے پوری کوشش کر لی۔ اس بارے میں تم غلطی پر ہو۔ اور یقیناً غلطی پر ہو۔ یہ کوشش باقی ہے۔ ان نادہندوں کے پاس جاؤ۔ جو احمدی کہلا کر چندہ نہیں دیتے۔ انہیں بتاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حکم ہے۔ پھر بھی اگر وہ کہیں۔ کہ نہیں دیتے۔ تو ان کا معاملہ میرے سامنے پیش کرو۔ اسکے بعد خدا تعالیٰ جو علام الغیوب ہے اسکے سامنے تم جواب دے سکتے ہو۔ کہ ہم نے اپنی طرف سے کوشش کر لی۔ تم انسانوں کو دھوکہ دے سکتے ہو۔ مگر خدا تعالیٰ کو نہیں۔ اور ہمارا معاملہ انسانوں سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے ہے۔"

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔)

بیرونی ممالک میں تبلیغ احمدیت

لیگوس (نائیجیریا)

مبلغ لیگوس اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں۔ انفرادی تبلیغ کی گئی۔ چھ اشخاص نے بیعت کی ہے۔ جماعت کی تعلیم و تربیت باقاعدہ جاری ہے۔ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کا جنازہ غائب جماعتوں نے پڑھا۔ اور اپنی ہمدردی کا اظہار کرتی ہیں۔ فرانس کی نوآبادی بورٹو نووکے چند اشخاص نے احمدیت کو قبول کیا اللہ تعالےٰ استقامت عطا فرمائے۔

سالٹ پانڈ میں بھی انفرادی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے جملہ اساتذہ کو جو رخصتوں پر جا رہے ہیں۔ تبلیغی امور سے واقف کیا گیا۔ سکول کی عمارت کی مرمت ہو رہی ہے۔

کلیولینڈ (امریکہ)

ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں مندرجہ عنوان شہر میں چار لیکچر احمدیہ ہال میں ہوئے۔ حاضری تین سو سے اوپر رہی۔ بعض آدمیوں کو جگہ کی تنگی کی وجہ سے کھڑا رہنا پڑا۔ دن کے وقت روزانہ میدان میں تبلیغ کی جاتی ہے۔ ہزارہا آدمیوں کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ بعض عرب اور ترک مخالفت کرتے ہیں لیکن ان میں سے کئی احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۶ آدمی داخل سلسلہ عالیہ ہوئے۔ تعلیم و تربیت کا کام جاری ہے۔ جماعت میں قربانی کا مادہ بڑھ رہا ہے۔ احمدی بڑی خوشی سے خدمت سلسلہ پر آمادگی ظاہر کرتے ہیں۔ ہر ایک تحریک چندہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

شیخ ناصر احمد و شیخ محمد عمر صاحب جو کہ پہلے پادری تھے اب اسلام کی تبلیغ کا غیر معمولی جوش دکھلاتے ہیں۔ جب سے احمدی ہوئے ہیں۔ سرفروشانہ کام میں مشغول ہیں۔ اور اشاعت اسلام کے واسطے اپنی زندگیاں وقف کر چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اس شہر میں اب تین سو احمدی ہو گئے ہیں۔ اللھم زد فزد

بغداد

حاجی عبداللہ صاحب لکھتے ہیں۔ انفرادی تبلیغ جاری ہے۔ مکان کے مل جانے پر انشاء اللہ تعالےٰ زیادہ باقاعدگی سے تبلیغ جاری کی جائے گی۔ سردست احمدیوں کے جمع ہونے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ اپنی اپنی جگہ پر نمازیں ادا کر لیتے ہیں۔ یہاں مسلمانوں کی حالت قابل افسوس ہے۔ شراب برملا استعمال کرتے ہیں۔ نمازوں کے قریب نہیں جاتے۔ اللہ تعالےٰ رحم فرمائے۔

بٹاویہ (جاوا)

تبلیغ وسیع پیمانے پر جاری ہے۔ دوسرا مباحثہ ۲۸ سے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۳ء تک ہوگا ۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

بقیہ صفحہ ۸

ہو سکتے ہیں۔ یا نہیں۔ اس کا صحیح طریق یہ تھا۔ کہ آپ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی حیات و ممات کے مسئلہ پر بحث کرتے اگر یہ ثابت ہو جاتا۔ کہ حضرت مسیحؑ بجسدہٖ العنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ تو حضرت مرزا صاحب کے تمام دعاوی خود بخود باطل ہو جاتے کیونکہ جس تخت کے وارث ہونے کا آپ کو دعوےٰ ہے۔ اگر اس کا مالک ابھی زندہ ہو۔ تو اس کی موجودگی میں اور کسی کا دعویٰ قابل اعتنا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فوت شدہ ثابت ہوں۔ اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام میں تمام وہ علامات پائی جائیں۔ جو مسیح موعودؑ کے متعلق احادیث میں بیان ہوئی ہیں۔ تو آپ کے سچے ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ اور اس صورت میں آپ کے تمام دعاوی بھی سچے ہوں گے۔ مگر سید صاحب نے اس طبعی ترتیب سے بحث کرنے کو فضول قرار دے کر ٹال دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کو گنوانا شروع کر دیا۔ یہ طریق بحث ایسا ہی جیسا کہ ایک آریہ یا عیسائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کو اصول اور معیار کے مطابق پرکھنے کی بجائے حضور کے ایک ہزار صفاتی اسماء پر بحث کرتے ہوئے انہیں (نعوذ باللہ) "پریشان کن" قرار دے دے ۔

خاکسار

(علی محمد اجمیری قادیان)

انجمن اصلاح و تنظیم

تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں میں اپنی خدمات پیش کرنے کے بعد میں نے کوشش کی۔ کہ سکول میں انجمن اصلاح و تنظیم قائم کی جائے احمدی اصحاب کو اس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ الحمد للہ تقریباً ۴۰ ممبران اس میں شامل ہو گئے۔ اس مجلس کا پہلا اجلاس ۱۹ اگست ۱۹۳۳ء تعلیم الاسلام گھٹیالیاں میں منعقد ہوا۔ جس میں عہدیداران کے انتخاب کے علاوہ انجمن ہذا کے قواعد و ضوابط اور اغراض و مقاصد مرتب ہوئے۔ حسب ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

(۱) پریذیڈنٹ۔ سید نذیر حسین صاحب ساکن گھٹیالیاں (۲) وائس پریذیڈنٹ منشی محمد یعقوب خان صاحب گھنوکے (۳) سکرٹری عنایت اللہ خان (۴) جائنٹ سکرٹری چوہدری غلام حیدر صاحب ظفر ساکن گھٹیالیاں (۵) واعظ مولوی شیر محمد صاحب۔ انجمن ہذا کی جو سب سے نمایاں غرض یہ ہے۔ کہ قوم میں اصلاح اور تنظیم پیدا کرے تاکہ وہ مصلح وقت حضرت مسیح موعودؑ کے پروگرام پر عمل پیرا ہو کر اپنی اور اپنے بھائیوں کی بہتری کا موجب بن سکیں۔ علاقہ گھٹیالیاں اور اس کے گرد و نواح کے احمدی بھائیوں سے استدعا ہے۔ کہ اس انجمن میں شامل ہو کر ثواب حاصل کریں (خاکسار عنایت اللہ خان ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول گھٹیالیاں)

ایک نیا محاورہ

عربی حروف تہجی میں ح اور ہ دو الگ الگ حرف ہیں۔ لیکن چونکہ ان کا تلفظ اہل ہند بالخصوص اہل پنجاب کی زبان پر یکساں ہوتا ہے۔ اس لئے املا کرتے وقت عموماً لوگ پوچھا کرتے ہیں۔ کہ کونسی "ح" مراد ہے۔ جواب میں کہا جاتا ہے۔ بڑی یا چھوٹی اور حیدر آبادی یا لاہوری۔ یہ دونوں محاورے درست ہیں مگر میری تجویز ہے۔ کہ احمدی احباب آئندہ ایک تیسرا محاورہ استعمال کیا کریں۔ اور اسے بکثرت رواج دیں۔ جو یہ ہے۔ کہ پوچھنے والے کو بتایا جائے۔ کہ مسیح والی "ح" ہے یا مہدی والی۔ مثلاً کوئی شخص پوچھے۔ کہ حوصلہ میں کونسی "ح" ہے۔ تو کہو۔ کہ مسیح والی۔ اسی طرح اگر سوال ہو۔ کہ ہمت کس "ہ" سے ہے تو کہو مہدی والی سے۔ غرض بجائے بڑی چھوٹی یا حیدر آبادی لاہوری کے مسیح اور مہدی کے الفاظ کو شامل بنالو۔ اس سے غرض بھی پوری ہو جائے گی۔ اور ان الفاظ کے چرچا دینے سے امت مسلمہ میں ان الفاظ کی اہمیت اور شہرت بھی پیدا ہوگی۔ اور ہر دو شب بچوں کو خیال رہے گا۔ کہ یہ الفاظ بھی حقیقت آمدہ یا حقیقت منتظرہ ہیں۔ امید ہے۔ کہ احباب اس بات کا خیال رکھیں گے۔ کہ محاورات استعمال سے ہی رائج ہو جایا کرتے ہیں ۔

(خاکسار۔ سید محمد اسحاق قادیان)

ضلع شیخوپورہ کی احمدی جماعتیں

ضلع شیخوپورہ کی جملہ احمدی جماعتوں میں سے تبلیغی پروگرام مرتب کرنے اور اس پر باقاعدہ عمل پیرا ہونے میں جسقدر سرگرمی جماعت اٹھبنے بسرکردگی سید لال شاہ صاحب امیر جماعت دکھائی ہے۔ وہ نہایت ہی قابل رشک ہے۔ گزشتہ سال برادرم روشن الدین صاحب تبلیغی رپورٹوں کے مرتب کرنے اور ان کے باقاعدہ ارسال کرنے میں سرگرمی دکھاتے تھے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ شروع سال سے انکی طرف سے بھی کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ اس اعلان کے ذریعہ جملہ جماعتوں کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو پیش از پیش تیز کرکے ماہواری رپورٹ پتہ ذیل پر ارسال فرمایا کریں۔ (عطا محمد اونرسیئر ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ...)

وصیتیں

۳۸۳۳ :- منکہ قاضی عطاء الٰہی ولد قاضی شہاب الدین قوم قریشی عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۲۳ء ساکن دوبرجی حال دار داروپ ڈاک خانہ خاص تحصیل و ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۹/۳۲ ۔۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میرے پاس کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ صرف تنخواہ پر ہے۔ جو مبلغ ۸۰ روپیہ ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اپنی ماہوار آمد کا آٹھواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر میری زندگی کے بعد اور کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۱۰/۳۲ ۔ ۱

العبد :- عطاء الٰہی ولد قاضی شہاب الدین قوم قریشی سکنہ دوبرجی حال پٹواری موضع اروپ ضلع گوجرانوالہ بقلم خود۔ گواہ شد :- قاضی فضل الٰہی قریشی سیکرٹری تعلیم و تربیت گوجرانوالہ برادر حقیقی موصی۔ گواہ شد :- شیخ غلام قادر عارضی امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نائب مہتمم تبلیغ گوجرانوالہ

۳۷۸۱ :- منکہ قاضی صدیق احمد ولد قاضی منظور احمد قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر اٹھارہ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن خانپور ڈاک خانہ سرہند ضلع انبالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱/۳۲ ۔۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری آمدن ماہوار ۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ دیتا رہونگا۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرتا رہونگا میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ المرقوم العبد :- قاضی محمد صدیق احمد ولد قاضی منظور احمد بقلم خود۔ گواہ شد :- عبد المجید خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کپورتھلہ

۳۸۷۵ :- منکہ محمد رحمت اللہ خاں ولد محمد عبد اللہ خاں قوم قریشی عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ایرج ڈاکخانہ یاڑی پورہ تحصیل کولہ گام ضلع اسلام آباد کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۲/۳۲ ۔۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مکان رہائشی خام قیمتی یکصد۔ صندوق ۱۰ سالانہ آمد زمینداره ۳۰ من غلہ قیمت ۶۰ تنخواہ ماہوار ۲۰ دیگر متفرق آمدنی ۱۰ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنیکے وقت جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مورخہ یکم فروری ۱۹۳۲ء۔ العبد :- محمد رحمت اللہ خاں احمدی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ چک ایرج۔ گواہ شد :- راجہ غلام محمد خاں پریذیڈنٹ گواہ شد :- محمد خاں موصی ۳۴۶۰ ساکن چک ایرج

۳۹۵۱ :- میں سکینہ بیگم زوجہ چوہدری اعظم علی صاحب سب جج قوم جٹ عمر پندرہ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرتو ڈاک خانہ خاص تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۵/۳۲ ۔۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد ۔/۱۷۲۹ زیورات مالیتی ۔/۹۰۰ مشین سلائی ۔/۱۳۸ حق مہر ۔/۲۰۰۰ کل میزان ۔/۴۷۶۷ میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اگر میں یا میرے ورثاء میری زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کریں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ نیز اگر میری وفات کے بعد کوئی جائداد منقولہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اس کی بھی مندرجہ شرائط کے مطابق صدر انجمن احمدیہ قادیان اسی طرح مالک ہوگی۔ مورخہ ۱۷ر مئی ۱۹۳۲ء

العبد :- سکینہ بیگم زوجہ چوہدری اعظم علی سب جج راولپنڈی ۵/۳۲ ۔۱۷ گواہ شد :- قاضی محمد رشید امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی ۵/۳۲ ۔۱۷ گواہ شد :- اعظم علی سب جج درجہ چہارم راولپنڈی ۵/۳۲ ۔۱۷

۳۷۲۳ :- منکہ حافظ سلیم احمد ولد رحیم خان صاحب قوم پٹھان عمر ۲۲ سال ساکن شہر اٹاوہ یوپی ڈاک خانہ تحصیل و ضلع اٹاوہ بقائمی ہوش حواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۹/۳۲ ۔۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے پاس اس وقت ۔/۱۵۰ روپیہ نقد موجود ہے۔ جائداد کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۔/۲۰ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔ فقط

العبد :- حافظ سلیم احمد احمدی بقلم خود ۹/۳۲ ۔۳ گواہ شد :- عبد السلام عمر بقلم خود۔ گواہ شد :- پیر منظور محمد بقلم خود

۳۹۲۱ :- میں مسماۃ اللہ رکھی بیوہ سلطان بخش صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال بیعت ۱۹۱۴ء ساکن فیض اللہ چک حال وارد قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۴/۳۲ ۔۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت سے منہا کردی جائیگی۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے چار کنال زمین جو کہ اپنے خاوند کے ورثا سے ملی ہے رقیمتی یکصد روپیہ اور چالیس روپے حق مہر ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ العبد :- اللہ رکھی موصیہ بیوہ سلطان بخش نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :- حافظ نور محمد فیض اللہ چک بقلم خود گواہ شد :- عبد الرحمٰن کارکن جامعہ احمدیہ قادیان ۴/۳۲ ۔۷

۳۷۷۱ :- منکہ نظام الدین ولد قطب الدین قوم موچی عمر تخمیناً ۵۶ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۰۴ء ساکن خرادیاں ڈاک خانہ پیرو شاہ تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۹/۳۲ ۔۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منقولہ وغیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ صرف میں مزدوری پیشہ در ہوں۔ میری سالانہ آمدنی تخمیناً ۵۶ روپیہ ہے۔ میں آئندہ اپنی سالانہ آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور جائداد بھی ثابت ہو جائے۔ تو اس کی مالک بھی بشرح مذکورہ بالا کے صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ کاتب الحروف کوٹلہ خورد پنشنر سید محمد شاہ احمدی فتح پور ۱۹ر ستمبر ۱۹۳۲ء۔ العبد :- موصی نظام الدین۔ گواہ شد :- مرزا محمد حسین احمدی کاشمیری بقلم خود گواہ شد :- مرزا سراج دین درزی فتح پور احمدی بقلم خود۔

۳۷۶۷ :- منکہ چوہدری محمد عبد اللہ ولد چوہدری عبد الرحمٰن قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن نتھوپور ڈاکخانہ میانی تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱/۳۲ ۔۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل خود پیدا کردہ جائداد ہے جس میں جدی جائداد شامل نہیں۔ اراضی مملوکہ موضع واقعہ نتھوپورہ بیرم پور ورانی پنڈو واقعہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور قریباً ۵۰ گھماؤں ہے۔ اراضی خرید کردہ بشرط ادائیگی اقساط واقعہ چک ۵/۱۲ (۱۲-ایل) ضلع منٹگمری ۶۱ (اکاسٹھ ایکڑ ہے۔) ایک مکان سکونہ واقعہ قصبہ ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور۔ جس کی کل قیمت اندازاً چالیس و پچاس ہزار روپیہ کے درمیان ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۔/۶۰۸ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن قادیان وصیت کی مد میں کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی وصیت کی مد میں منہا کردیا جائے گا۔

فقط تاریخ ۲ر ماہ ستمبر ۱۹۳۲ء

العبد :- محمد عبد اللہ احمدی سٹیشن ماسٹر نور محل بقلم خود مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۳۲ء۔ گواہ شد :- حافظ محمد عبد اللہ احمدی انسپکٹر تبلیغ علاقہ نکودر ٹیچر ڈی وی ہائی سکول نکودر بقلم خود۔ گواہ شد :- محمد اقبال حسین احمدی ہیڈ ماسٹر ڈی وی ہائی سکول نور محل بقلم خود۔

۳۹۰۶ :- میں مسماۃ فضل بیگم زوجہ حکیم محمد قاسم قوم قریشی پیشہ طبابت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۲۸ر دسمبر ۱۹۳۰ء ساکن لالہ موسیٰ ڈاک خانہ لالہ موسیٰ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۳/۳۳-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے زیور طلائی قریبًا پانچ صد روپیہ چہرہ شاہی کا جو مہر میں مجھے ملا ہوا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان معلاں ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی فقط۔ العبد:- فضل بیگم زوجہ حکیم محمد قاسم قریشی احمدی لالہ موسٰی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- محمد اشرف ولد حاجی کریم بخش قوم جنجوعہ راجپوت سکنہ کڑیانوالہ ضلع گجرات۔ گواہ شد:- حکیم محمد قاسم ولد غلام نبی قوم قریشی احمدی لالہ موسٰی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات خاوند موصیہ

نمبر ۳۶۷۷:- منکہ عبد المجید خان ولد محمد ابراہیم خان قوم افغان پیشہ زراعت عمر ۳۵ تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن ڈیرہ وال افغاناں ڈاکخانہ خاص تحصیل ترن تارن ضلع امرتسر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۰/۳۲-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد وصیت کی مد میں داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ قریبًا ۶/۴۲ بیگہ اراضی از قسم بیٹ وباگر قیمتی -/۴۲۰۰ روپیہ ایک مکان پختہ واقعہ ڈیرہ وال افغاناں سکونتی کا ۱/۴ حصہ قیمت -/۶۰۰ روپیہ ایک توڑ واقعہ کپور تھلہ کا ۱/۴ حصہ قیمتی -/۶۰- جو کل قیمت -/۴۸۶۰ ہے۔ العبد:- عبد المجید خان بقلم خود۔ گواہ شد:- حکیم محمد فیروز الدین قریشی انسپکٹر بیت المال بقلم خود۔ گواہ شد:- محمد عبد اللہ خان بقلم خود سکنہ ڈیرہ وال۔

نمبر ۳۶۹۰:- منکہ اللہ بخش ولد رانجھے خان قوم راجپوت پیشہ شانہ سازی عمر ۵۱ سال تاریخ ۱۷ ذوالحجہ ۱۳۱۱ھ ساکن امرتسر کٹڑہ خزانہ ضلع امرتسر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۶/۳۲-۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک مکان مالیتی دو ہزار جو میرے بھائی کے پاس مشترکہ ہے۔ اس میں میرے حصہ کی قیمت ایک ہزار روپیہ ہے ایک مکان مالیتی نو سو روپیہ مشترکہ ہر سہ حصص برابر اس میں میرے حصہ کی قیمت تین صد روپیہ ہے۔ ایک مکان مالیتی پندرہ سو روپیہ مشترکہ حصص برابر اس میں میرے حصہ کی قیمت پانچ سو روپیہ ہے۔ مکان نمبر ۱ و نمبر ۲ امرتسر کٹڑہ خزانہ بازار سورج کنڈ میں واقعہ ہیں۔ اور نمبر ۳ قادیان محلہ دارالرحمت میں واقعہ ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ (نوٹ) میری اس وصیت کردہ جائداد پر چھ سو روپیہ میرے ذمہ قرض ہے۔ جو میں نے اپنی بیوی کا بصورت حق مہر و زیور ادا کرنا ہے۔ اس قرضہ کی رقم کو منہا کرکے باقی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- اللہ بخش احمدی بقلم خود۔ گواہ شد:- علی احمد خان احمدی ولد میاں رحیم بخش صاحب احمدی ٹھیکیدار قادیان بقلم خود۔ گواہ شد:- سید بہادر شاہ سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ جماعت احمدیہ امرتسر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء آپ کی نظر سے گذرا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صداقت اسلام کے مضمون میں طب کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے ہومیوپیتھک علاج کے فائدے بتائے۔ اگر آپ وہ مضمون پڑھیں۔ تو ہومیوپیتھک علاج کے شائق ہو جائیں۔ میں اپنے شوق اور یقین کی بناء پر عرض کرتا ہوں۔ کہ موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق پر بڑا احسان کیا۔ کہ **ہومیوپیتھک علاج** کو عوام کے دلوں میں جگہ دی۔ ان دواؤں کی قلیل مقدار اور عظیم الشان اکسیر یا اثر کو روحانیت والے ہی جان سکتے ہیں۔ اگر اس علاج کو روحانی علاج کہا جائے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔

کونسی بیماری ہے۔ جو اس علاج سے شفا نہیں پا سکتی۔ میں تو کہتا ہوں کہ **ہومیوپیتھک علاج** خطا نہیں کرتا بشرطیکہ حکم ربی ہو۔ ہر مرض کی دوا موجود ہے۔ پورا حال لکھ کر منگا لیجئے۔ کم خرچ ہیں۔

ایم۔ ایچ احمدی ہومیوپیتھ چتوڑگڑھ میواڑ

محافظ اٹھرا گولیاں

بے اولادوں کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ عوام اسے اٹھرا اور اطباء اور ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے۔ جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ اس مرض کا مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ صاحب شاہی طبیب سے سیکھ کر محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا) ایجاد کیں ہزاروں لوگوں کی مجرب و آزمودہ گولیاں گزشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں اور جو سوائے ہمارے دواخانہ کے کسی دوسری جگہ سے ہرگز نہیں مل سکتیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو وہ فورًا ہماری محافظ اٹھرا گولیاں طلب کرکے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے۔ مشک آنست کہ خود ببوید۔ قیمت فی تولہ ۱۲ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک

نوٹ:- علاوہ ازیں ہمارے دواخانہ سے تمام ادویات برائے امراض مخصوصہ مرداں وزناں اور طاقت اور امراض چشم برعایت مل سکتی ہیں۔ **عبد الرحمٰن کاغانی منیجر دواخانہ رحمانی قادیان**

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

تعطیل کلاں کے بعد ۲۸ ستمبر ۱۹۳۳ء کو کھلے گا۔ داخلہ ۲۸ ستمبر سے یکم اکتوبر ۱۹۳۳ء تک ہوگا۔ سال اول میں داخلہ کی درخواستیں پرنسپل طبیہ کالج کے نام ۱۵ ستمبر تک پہنچنی چاہئیں اس کے بعد کوئی درخواست نہ لی جائے گی۔ داخلہ کے متعلق قواعد وضوابط کی کتاب پرنسپل طبیہ کالج سے مفت مل سکتی ہے۔

پرنسپل

لڑکی سے لڑکا

ایام حمل میں ۹ ہفتے تک جبکہ جنین کچی حالت میں ہوتا ہے این۔ ڈی ڈھلن صاحب ایم۔ آر سی ایس آئی وغیرہ لنڈن کی تیار کردہ مجرب و آزمودہ تین گولیاں کھلائیں۔ جراثیم نرینہ غالب اور مادینہ مغلوب ہوکر بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا۔ ضرورت مند فائدہ اٹھائیں۔ قیمت بڑے نام پانچ روپیہ (ہے) احمدی دوستوں کو مزید رعایت ہوگی۔ قیمتیں تصادیق موجود ہیں۔ المشتہر:- **ایم نواب الدین منیجر محبوب اولاد نرینہ قیباں محلہ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور**

ایک بہت باموقع مکان اندرون قصبہ قادیان

زیر فروخت ہے جو قصبہ کے مشرقی حصہ میں محلہ دارالانوار کے سامنے بڑے چوک میں واقع ہے۔ کل رقبہ مع سفید زمین متعلقہ ڈیڑھ کنال سے زائد ہے۔ مالک مکان اپنی کسی خاص ضرورت کی بناء پر بازاری ریٹ سے کسی قدر ارزاں بھی دینے کے لئے تیار ہیں۔ خواہشمند احباب میری معرفت بالمشافہہ یا بذریعہ خط وکتابت تصفیہ کر سکتے ہیں۔ المشتہر

خاکسار:- **محمد احمد مولوی فاضل** (پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) **قادیان**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پونہ سے ۲۷ر اگست کی اطلاع ہے۔ کہ مسٹر اینڈریوز اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ گاندھی جی دوبارہ سول نافرمانی جاری نہ کریں۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ گاندھی جی تندرست ہو جانے کے بعد پھر سول نافرمانی کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں

گاندھی جی کی رہائی کا ذکر کرتے ہوئے "بمبئی کرانیکل" کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ حکومت نے اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر گاندھی جی نے پھر سول نافرمانی کی۔ تو انہیں فوراً گرفتار کر لیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اب کے گورنمنٹ ان سے جملہ مراعات چھین لے گی۔ یعنی رہا ہونے سے پہلے حکومت نے جو مراعات دینی منظور کی تھیں۔ وہ بھی گرفتاری کے بعد واپس لے لی جائیں گی۔

حکومت منچوکو نے یہ معلوم ہونے پر کہ روسی فوج منچوکو کی سرحد پر پے بہ پے حملے کر رہی ہے، سوویٹ قونصل جنرل کو ایک سخت احتجاجی نوٹ لکھا ہے۔ جس میں سوویٹ حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ اگر یہ حملے فوراً نہ روکے گئے تو اس کا نتیجہ نہایت خطرناک ہوگا۔ احتجاجی نوٹ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ سوویٹ فوج نے منچوکو کے علاقہ پر ۱۷ مرتبہ دھاوے کئے۔ جس کے متعلق حکام منچوکو کا بیان ہے کہ ان حملوں میں کثیر التعداد نفوس قتل کر دئے گئے۔ مکانات میں آگ لگا دی گئی اور فوج نے لوٹ مار بھی کی۔

گندم کانفرنس جس کا افتتاح لندن میں ۲۱ر اگست کو ہوا اور جس میں ۳۱ ممالک کے نمایندے شامل تھے۔ ۲۵ر اگست کو ختم ہو گئی اور گندم کے متعلق ایک بین الاقوامی سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے معاہدہ کے ساتھ دستخط کنندگان کا ایک بیان بھی شامل ہے جس میں لکھا ہے کہ گندم کی درآمد کرنے والے ممالک یہ سمجھوتہ اس لئے کر رہے ہیں کہ تا گندم کی تجارت کی تمام حالت بحال ہو جائے نیز انہوں نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ محصولات میں تخفیف کے ساتھ ہی درآمد شدہ گندم کی محدود مقدار میں اضافہ کیا جائے۔ اس معاہدہ کے رو سے روس اور ڈینیوب کے ممالک کے علاوہ برآمد کرنے والے تمام ممالک ۳۵-۱۹۳۴ء میں اپنی پیداوار میں بقدر ۱۵ فیصدی تخفیف کر دینگے۔ درآمد کرنے والے ممالک اس بات کے لئے آمادہ ہیں کہ اگر ۱۹۳۳ء کے پہلے چھ ماہ کی اوسط قیمتوں کی نسبت سے آیندہ دنیا کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہوا معلوم ہوا تو وہ ۳۵-۱۹۳۴ء میں مؤثر تبدیلیاں کر سکیں گے۔

شکاگو میں مذاہب عالم کی جو کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اس کی صدارت کے لئے مہاراجہ بڑودہ کا انتخاب عمل میں آیا ہے

نیویارک کے گورنر نے ۲۶ر اگست کو ایک مسودہ قانون پر منظوری کے دستخط ثبت کر دئے جس کا مفاد یہ ہے کہ انسان اغوا کرنے والے ڈاکوؤں کو سزائے موت دی جائے گی۔ بعض حالات میں سزائے موت کو کم کر کے اسے حبس دوام میں بھی تبدیل کیا جا سکیگا۔

بنگال کونسل میں ۲۶ر اگست کو ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ صرف ایک سال کے اندر بنگال میں عورتوں کے اغوا کے دو سو ساٹھ مقدمات دائر ہوئے۔ جن میں ۸۶ ملزمان کو سزائیں ہوئیں۔ ۱۹۳۱ء میں ۲۷۹ اور ۱۹۳۲ء میں ۲۸۰ واقعات ہوئے۔ آنریبل ممبر نے یہ بھی کہا کہ تحقیقات کنندہ افسران کو کئی بار ہدایات دی گئی ہیں۔ کہ وہ اس قسم کے جرائم کی تفتیش میں زیادہ سرگرمی سے کام لیا کریں۔

اسمبلی کے مسلم ارکان نے حال میں فیصلہ کیا تھا۔ کہ سرحد کے آزاد قبائل پر بم باری کے خلاف پروٹسٹ کرنیکے لئے ان کا ایک ڈیپوٹیشن وائسرائے سے ملاقات کرے۔ اس سلسلہ میں شیخ صادق حسن صاحب ایم ایل۔ اے کو وائسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری کی طرف سے مکتوب موصول ہوا ہے کہ وائسرائے مصروفیات کے باعث آئندہ چند دنوں میں ملاقات کا موقع نہیں دے سکتے۔ مکتوب میں یہ بھی لکھا ہے کہ ۳۰ر اگست کو ہر دو ایوانوں کے سامنے وائسرائے اپنی تقریر میں اس سوال پر روشنی ڈالنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس لئے ڈیپوٹیشن کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ اس وقت تک انتظار کرے۔ اگر پھر بھی کچھ امور بحث طلب رہ گئے تو اس تاریخ کے بعد کسی اور وقت ملاقات کی جائے گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسلم ممبران کی طرف سے اس سوال پر اسمبلی میں تحریک التوا پیش کی جائیگی۔

وی آنا سے ۲۶ر اگست کی اطلاع ہے کہ ہنگری کے مقام کاکسامیٹ میں ایک شخص جو ایک کتب فروش کا مددگار تھا مر گیا۔ اور اس کو تابوت میں رکھ دیا گیا۔ جب اس کے تابوت کو قبر میں رکھنے کے لئے لے جانے لگے تو یکایک بیدار ہو گیا اور اس نے غل مچانا شروع کر دیا۔ لوگوں نے اسے جلدی سے تابوت میں سے نکالا۔ اس کا چہرہ زرد تھا آنکھوں سے دہشت ٹپک رہی تھی۔ اس نے دن بھر اپنا معمولی کام کیا۔ اور شام کو خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ لیکن دوسرے دن صبح کو وہ پھر مردہ پایا گیا۔ اس دفعہ وہ حقیقتاً مر چکا تھا۔

ڈبلن سے ۲۷ر اگست کی اطلاع مظہر ہے کہ آئرش ری پبلکن آرمی کے چند مسلح اشخاص نے ۲۶ر اگست کو پبلک ہوٹلوں پر چھاپہ مارا۔ اور برٹش شراب کی جتنی بوتلیں تھیں۔ وہ توڑ ڈالیں۔ ایک ہوٹل کے مالک کو بتایا گیا کہ آئرش ری پبلکن آرمی سختی کے ساتھ بائیکاٹ کے پروگرام پر عملدرآمد کرائے گی اور برٹش شراب کی فروخت کی اجازت نہیں دیگی۔

مسٹر ایم کے اچاریہ نے جو ورن آشرم سوراجیہ سنگھ کی طرف سے قدامت پسند ہندوؤں کے نمائندہ ہو کر پارلیمنٹری کمیٹی کے سامنے شہادت دینے کے لئے لنڈن گئے ہوئے تھے۔ ۲۷ر اگست کو انگلینڈ سے روانہ ہوتے وقت سنڈے ٹائمز کے نمائندہ کے ساتھ ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ میں نے سمندر کو عبور کر کے لنڈن آنے کا جو گناہ عظیم کیا ہے ہندوستان پہنچ کر اس کا ازالہ کرونگا۔ اور وہ اس طرح کہ میں دریائے گنگا کے کنارے ڈیرہ ڈال لونگا اور پندرہ روز تک ہر روز دریائے گنگا میں اشنان کر کے پوجا پاٹ کرونگا۔ ہندوستان پہنچنے پر یہ میرا سب سے پہلا کام ہوگا

یو۔ پی گورنمنٹ الہ آباد کی ایک اطلاع کے مطابق ایک نیا فارمولا تیار کر رہی ہے جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ کسانوں کے لگان کی شرح میں اس نسبت سے کمی کر دی جایا کرے جس نسبت سے کہ اجناس کی قیمتیں گر جائیں۔ اس مقصد کے لئے گورنمنٹ ایک نقشہ تیار کرے گی۔ جس میں دکھایا جائے گا کہ اگر اجناس کی قیمت اتنی ہو تو شرح لگان کتنی ہو۔ اس قسم کا نقشہ تیار کر کے افسران مالیہ کو دیدیا جائیگا اور وہ اس کے مطابق وصول کیا کرینگے۔ اس سے گورنمنٹ کا مطلب یہ ہے کہ بار بار کسانوں کو مالیہ کی معافی دینے کا اعلان نہ کرنا پڑے۔

حضور نظام نے میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں تقریبات ادا کرنیکے متعلق بعض اہم ہدایات نافذ فرمائی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس سلسلہ میں تقریبات مختصر ہوں۔ تاکہ سامعین کی توجہ پورے طور پر مرکوز رہ سکے۔

دیسی ریاستوں کے خلاف ایجی ٹیشن بند کرنے کے لئے اسمبلی میں ۲۸ر اگست کو حکومت نے ایک بل پیش کیا جس کے رو سے کوئی جماعت یا قوم کسی ریاست کے خلاف جتھے بازی نہ کر سکے گی۔ اخبارات میں حملوں اور افسران ریاست کے خلاف ایجی ٹیشن کرنیکی بھی ممانعت ہوگی۔

نازی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ پبلک جلسوں میں کوئی عورت چہرے پر پوڈر لگا کر نہ جائے۔ خلاف ورزی کرنے والی عورت کو پولیس ایسے جلسوں میں شامل ہونے سے روک دے گی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی